

# تَمَيِّرِ حَيَاةٍ

لکھنؤ

پندرہ روزہ

## طلب و احساس کی تبلیغ

اس وقت سب سے ضروری تبلیغ، طلب کی تبلیغ ہے، مسلمانوں میں اپنے مسلمان ہونے کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اور یہ کہ دین سیکھے بغیر نہیں آتا اور دنیاوی ہنر سے زیادہ اس کے سیکھنے کی ضرورت ہے، یہ احساس اور یہ طلب اگر پیدا ہوئی تو باقی مراحل و منازل خود طے ہو جائیں گے، اس وقت کے مسلمانوں کا عاموی مرض بے حصی اور بے طلبی ہے، لوگوں نے غلط تہذیب سے سمجھ لیا ہے کہ ایمان تو موجود ہی ہے اس لئے ایمان کے بعد جن چیزوں کا درجہ ہے ان میں مشغول ہو گئے حالانکہ سرے سے ایمان پیدا کرنے ہی کی ضرورت باقی ہے، سلف اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی کوششوں سے جو دینی احساس اور طلب پیدا ہوئی تھی، گز شدہ صدیوں کی دینی رونق، اسلام کی ترقی اور فروغ اسی کی برکت ہے، اس زمانہ میں بھی جو کچھ رہی تھی اسلامیت، دینداری، اسلامی ادارے اور دینی مظاہر نظر آتے ہیں، تمام تر اسی احساس و طلب کا نتیجہ ہیں جو مسلمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و کوشش، صحابہ کرام و سلف صالحین کے جہاد و قربانی اور تبلیغ و تلقین سے پیدا ہوئی تھی، صدیوں سے یہ سرمایہ خرچ ہوتا ہے اور مدتوں سے اس میں اضافہ ہونا موقوف ہو گیا ہے اندیشہ ہے کہ اگر یہ سرمایہ بغیر اضافہ و آمد کے خرچ ہوتا رہا تو ایک روز بالکل جسم ارجائے گا اور مسلمانوں کا جسم بے روح رہ جائے گا۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسینی ندوی

فی ٹارڈ - ۱۲/-

سالانہ دعاوں - 250/-

۲۰۱۰ء / جون ۲۵

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009TO2011  
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 15

Mobile: 09415786548

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT  
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off.: 0522-2274606  
Fax: 0522-2274606  
E-mail: [nashafat@rediffmail.com](mailto:nashafat@rediffmail.com)

10-June, 2010

Mohd. Akram  
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

New  
Ph: 2266786  
**Sana Jewellers**

شنا جویلر س

Riyaz Ahmad  
Ghayas Ahmad

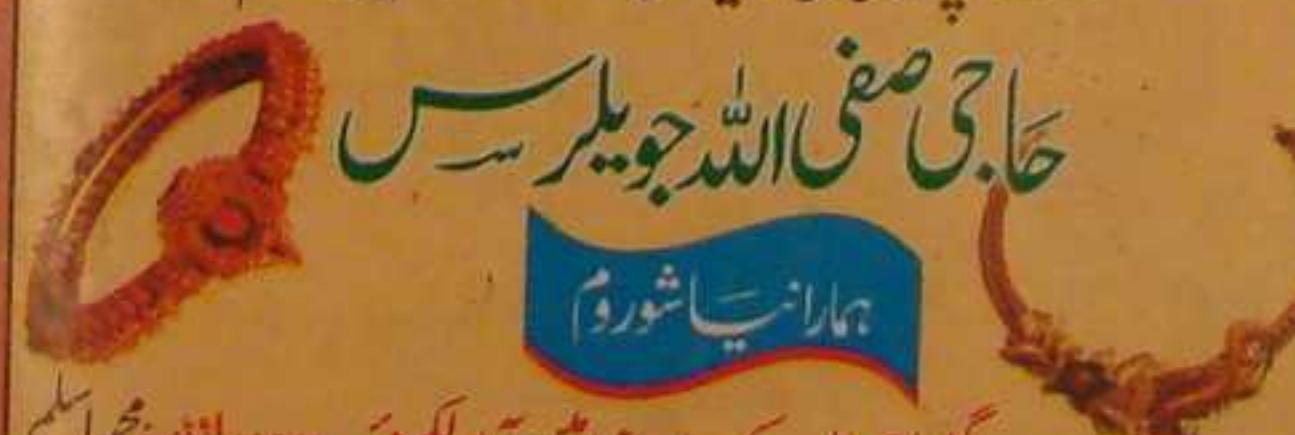
۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans  
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177  
Akbari Gate  
2268845

Shop: 9415002532  
2613736  
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام



گزر جمال کے سامنے امین آباد لکھنؤ پرورہ اند: محمد اسلام  
**HAJI SAFIULLAH JEWELLERS**  
Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Phone: Shop. 0522-2274606  
© 0522-2616731

محمد آباد کرہ جویلر س

قبا اونگ  
مینوہ فیکچر رس

ٹیرس اونگ - وٹڈاونگ = ڈوم اونگ  
فک اونگ - لان اونگ - ڈیماؤنگ

سکر اسٹ - گوری بازار - سرو جنی نگر کانپور اڑو - لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ  
خوب شہد، اعلیٰ طیبیات

روختات، عرقیات، کول پر فیوم، کار پر فیوم، روم فریشر،  
فیور پر فیوم، روم گلاب، روم کیونڈ، عرق گلاب،  
عرق کیونڈ، اگری، ہر بیل پر ووکٹ

لکھنؤ پر فریب لا کرہہ متکار رشی دیں  
ایک مرتبہ

اظہار سن پر فیوم رس

اکبری گیٹ، چوک  
سالانہ دعاوں اک، حستی

PIZHARON PERFUMERS  
H.D. Akbari Gate, Chowk, Lucknow  
Tel: 0522-2268845 Main  
Branch: Ch-2 Jhala Market, Lucknow  
Branch: 2268845 U.P. 9335236026  
Email: [chaharsonperfumers@gmail.com](mailto:chaharsonperfumers@gmail.com)

- |    |  |  |
|----|--|--|
| ۱  | شعرووا دب<br>کچھ لوگی وقت بس کام کا ہے           | سیدہ امۃ اللہ تسلیم مرحومہ             |
| ۲  | اداریہ<br>جہاں صرف اخلاص کا سکد چلے گا           | مش الحق ندوی                           |
| ۳  | شاہ گلیڈ<br>سلطان کی شان امتیازی                 | حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسن ندوی |
| ۴  | فیضان فیبوت<br>کیا نظر تھی جس نے مردوں کو...     | مولانا عبدالماجد دریابادی              |
| ۵  | بصیرت افروز<br>دعویٰ کام امت سلمہ کے...          | حضرت مولانا سید محمد رائح حسن ندوی     |
| ۶  | محاسبہ نفس<br>محبت کا پیغام عصر حاضر کے نام      | مولانا سید محمد الحسینی                |
| ۷  | تبليغ و دعوت<br>دعوت و اصلاح کے لیے..            | مولانا سید عبد اللہ حسن ندوی           |
| ۸  | یادوں کے چراغ<br>مولانا حافظ محبوب الرحمن از ہری | ڈاکٹر محمد نجم صدیقی ندوی              |
| ۹  | علم و دین<br>بشر جانی شاکنین علم کے لیے..        | مولانا محمد قیصر حسین ندوی             |
| ۱۰ | کتابہ هدایت<br>مسجد کے آداب و حقوق               | خالد فضل ندوی                          |
| ۱۱ | فقہ و فتنکوئی<br>سوال و جواب                     | مشتی محمد ظفر عالم ندوی                |
| ۱۲ | ایک زندہ حقیقت<br>کتاب الہی اور دنیا کی بے شبانی | محمد فرمان ندوی                        |
| ۱۳ | خبر و نظر<br>عالم اسلام                          | محمد جاوید انٹر ندوی                   |
| ۱۴ | دیبورت<br>مسلم پرستی لا...                       | اوارہ                                  |
| ۱۵ | دو داد سفر<br>دنی و تعلیمی پروگرام               | محمود حسن حسن ندوی                     |
| ۱۶ | تعارف و تبلصہ<br>رسید کتب                        | م. ح. ج.                               |

Jashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Ltd.

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شور و م

# پاکستان

میں آپ کا تیر مقدم ہے

# **GEHNA PALACE**

**Whenever you see  
Jewellery  
Think of us**

اک مینارہ سجدہ کے سامنے، اکبری گیٹ، جوک، پاکستان

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

# جہاں صرف اخلاص کا سکھے چلے گا

مُشْكِنِ نَدْوِي

مشهور عرب ادیب مصطفیٰ الطفی مفلوطي مرحوم نے بڑی حقیقت پر منی بات لکھی کہ ”زبان کا جھوننا تو تمہیں ایک ہی بارہ دھوکہ دے سکتا ہے لیکن عمل کا جھوننا تمہیں بارہ دھوکہ دے سکتا ہے۔“

۳۰ مریٰ ۲۰۱۰ء کے اخبار میں کچھ اسی طرح کی خبر پڑی۔ ہمارے اس دور میں وہم پرستی کا بھی بڑا دور دورہ ہے اس میں اچھے خامے پڑھے لکھے اوگ بھی دھوکہ کھا جاتے ہیں، پہیت کے مرید کتنے ایسے ہیں جو دینداروں کی صورت بنانے کرائی پارسائی اور بزرگی کا روپ دھارتے ہیں کہ وہم پرستوں کو ان کی دعا اور تحویز پر اتنا یقین ہوتا ہے کہ بڑے بڑے نذرانے دے کر دعا اور تحویز کے ذریعہ اپنا کام بنانے، اور برکت حاصل کرنے کے چکر میں برابر ہونی البحن اور ایک ان دیکھی پریشانی میں ڈھارہتے ہیں، انھیں جیسیں نصیب ہوتا، وہ اس کی سبی ہے کہ عمل کے جھوٹے یہ دینداران وہم پرستوں کو محض اپنی روزی روٹی کی خاطر بے چینی میں ڈالے رکھتے ہیں، وہ درد کی تھوکریں کھاتے ہیں، کبھی جیسیں نصیب ہوتا، برابر بے چینی ہی کا فکار رکھتے ہیں اس لیے کہ یہ عمل کے جھوٹے دیندار اپنے جب دستار اور بڑے بڑے دانوں کی تسبیح سے انھیں اپنے جال میں ایسا پھنسائے رکھتے ہیں کہ خلصیں اور سچے دینداروں اور سچے رہنمائی کرنے والوں تک ان کی رسائی نہیں ہوتی کان کو اپنے مالک حقیقی سے صحیح تعلق پیدا ہوا اور وہ ”الْأَبِدُ كُرْلَهُ تَطَمِّنُ الْقُلُوبُ“۔ (سن اولادوں کو سکون تو اللہ کی یاد و ذکر سے حاصل ہوتا ہے) کی دولت سے قائدہ اٹھائیں اسی طرح کا بناوٹی دیندار ۳۰ مریٰ کو ایک شخص کے یہاں پہنچا اور کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں تمہارے پاس اس وقت جو کچھ ہے وہ دو گناہو جائے گا، مگر کے وہم پرست لوگوں کو اس کی باتوں پر یقین آگیا، اس کی آذ بھگت کی اور مانوس ہوئے، تھوڑی دیر بعد اس پیرنے کہا لو تم کے طور پر تم لوگ یہ لذ و کھالو، اب کیا تھا ان وہم پرستوں نے لپک کر لذ و لیا اور کھالیا، اس بناوٹی ہجر نے لذوں نشہ آور جیز ملار کھا تھا لذ و کھا کے جب سب مدھوش ہو گئے تو گھر میں جو کچھ تھا لے کر چپت ہو گیا، ان وہم پرستوں کو جب ہوش آیا تو دیکھا کہ دو گناہونا تو الگ رہا مگر میں جو کچھ تھا، سب صاف ہو پکا تھا۔ اس ہاتھ صاف کرنے والے کو معلوم تھا کہ ایسے وہم پرست لوگ ایسے ہجروں کے بڑے معتقد ہوتے ہیں لہذا انہیں کی صورت بنانے کا آیا اور سب کچھ لے کر خاموشی کے ساتھ چلا گیا۔

ایسے ہجروں کی بڑی تعداد ہے جو بقول حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بے شمار بندگان خدا کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتی رہتی ہے یہ تو ہیں پیشہ دور بزرگ و بیبر، لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو آج کے مادہ پرستانہ دور میں دین کے عنوان سے مختلف اداروں کے نام سے رقبیں وصول کرنے اور تاویل و حیلہ سے کام لے کر مزے کی زندگی گزارتے ہیں، یہ بہت فکر و تشویش کی بات ہے کہ اس سے مغلظ کارکنوں اور ہمدردانہ طبقے کی طرف سے بھی بدگمانی پیدا ہوتی ہے جس سے بڑا نقصان پہنچتا ہے، حیلہ و تاویل مال کی طلب اور حرص کو بڑھاتا جاتا ہے اور دوں سے یہ بات تکلی جاتی ہے کہ ایک ایسی دنیا بھی ہے جہاں صرف اخلاص ہی کا سکھ لے گا۔ علاوہ ازیں ایسے لوگ بھی کم نہیں ہیں جنہوں نے دین و شریعت کو صرف معروف عبادات نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور کچھ اذکار و توافل و تجدیح تک محدود کر رکھا ہے۔ رہے دوسرے دینی احکام و معاملات، لیں دین، حقوق الحجاج اور دوسرے عالمی، سماجی، اخلاقی آداب زندگی تو وہ گویا دین میں داخل ہی نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم جو قیامت نکالنے والی نسل انسانی کے لئے کتاب ہدایت ہے، صاف صاف کہتا ہے:

# سمجھ لو یہی وقت بس کام کا ہے

سیدہ لامۃ اللہ تسلیم مرجمہ

مگر ہاں نہ ایسا کہ عالم نیا ہے  
چمن کو کہوں کیا کہ کیا ہو گیا ہے  
نہ ان کی نواسنجیوں میں مزا ہے  
زمانے کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہے  
کہ ہر پھول پھل آج مر جھا رہا ہے  
جہاں دیکھو سناثا چھایا ہوا ہے  
دلوں پر غبارِ الہم چھا رہا ہے  
نیا اب زمانے کا رنگ ہورہا ہے  
انھیں مشکلوں کا ہمیں سامنا ہے  
اب اس کشتی دل کا حافظ خدا ہے  
سکون کی جگہ روزِ محشر پا ہے  
ہماری بد اعمالیوں کی سزا ہے  
سمجھ لو یہی وقت بس کام کا ہے  
یہ عبرت کدہ مومنوں کے لیے ہے  
یہاں دل لگانا برا ہے، برا ہے





ہو اور انسانیت کا بھی خواہ اور ہدایت کا داعی ہو، اور جمال کی لائج ہو، حب مال ہو، حب جمال ہو، کچھ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر تاثر لینے اور تاثر دینے کا مادہ پیدا کیا ہے، اور دنیا یہ جو جل رہی ہے اس میں اس کو بڑا دخل ہے۔

ذرا مجھے صفائی سے کہنے دیجئے کہ پتہ نہیں پھر یہ موقع آئے یا نہ آئے، ایسا بڑا جمیع جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننے کے لیے کہاں کہاں سے آیا ہے، اور تبلیغی اجتماع میں آیا ہے تو اس سے بہتر اور مناسب موقع اور کیا ہو گا، دنیا میں اثر قبول کرنے کا مادہ ہے، اور بھی دنیا کے باقی رہنے کا ایک شان طاری ہو جائے گی، آگے اللہ فرماتا ہے:-

”یحعل لكم فرقانا“، کہ وہ تمہارے اندر ”یحعل لكم فرقانا“ کے مطابق ہے۔

ریس، اور صرف عطا مددیں دیں، ایسا میاہیات نہ جذبات و احساسات، معاملات و تعلقات، وکردار، ان سب میں وہ فرق ہو جائے جو نہ مطلوب ہے، پھر نتیجہ یہ ہو گا کہ الگیاں اٹھیں الگیاں ہی نہیں قدم اٹھیں گے، اور زندگی کار، کرتہ ہاری طرف ہو جائے گا، اور لوگوں کو مشکل ہو جائے گا، وہاں کی اکثریت کو اپنا مشکل ہو جائے گا، ان کو تھامنا مشکل ہو جائے اسلام تیزی سے پھیلنے لگے گا، گھر گھر، پر خدا نے واحد کا نام لیا جائے گا، اور یہ نفس پر پرستی، دولت پرستی، شہوت پرستی، منصب سیاست پرستی، جس کی اس وقت وبا پھیلی ہو وہ وبا کم ہو جائے گی، اور لوگوں کو اپنے کو، اپنے اغراض کو، اپنے منفادات کو تھامنا ہو جائے گا، کہ مسلمان اگر ہیں اور وہ اسلامی رہا، اور اسلامی عقدہ رہا، تو اس کے راز ہے، کہ اس وقت تک اللہ تبارک و تعالیٰ جو کہ خالق کائنات ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ ابھی انسان میں سبق لینے کی خاصیت موجود ہے، اور نیک بننے، صحیح راستہ پر آنے کی خواہش ہے، آپ جب تبلیغ کا وسیع اور عالمگیر کام کریں گے، اصول پر چلیں گے، جماعتیں بنائیں گے، ملک بھر میں پھریں گے، اور الحمد للہ یہ کام تواترنا پھیل چکا ہے کہ دنیا بھر میں جماعتیں جاتی ہیں اور نکلتی ہیں، آپ بھی انشاء اللہ تھیں گے، اڑڑاں کر آئیے گا، متاثر ہو کے نہیں، متاثر کر کے آئیے گا، کایا پلٹ جائے اور انقلاب آجائے۔

ایک بات صفائی سے اور کہتا ہوں، بدگمانی نہیں کرنا، لیکن مجھے ذرگلتا ہے کہ یہ شاید نہ کہی گئی ہو کہ آپ جس ملک میں ہیں، جس سر زمین پر رہ رہے ہیں اس میں آپ کو "شان امتیازی" کے ساتھ رہنا چاہئے، "فرقاں" چے کہتے ہیں، ایسی شان طاری ہوئی چاہئے کہ لوگوں کے عقائد بدل جائیں، اخلاق اور ہمدردی کے ساتھ چلنے والا ہے۔

یہ تھے مسلمان جو گنے پتے کہیں پہنچ جاتے تھے بدل جائیں، نگاہیں بدل جائیں، احساسات بدل ایسے مرتب ہوں گے کہ سیاسی لیڈروں کو، داڑھ تو پورے پورے معاشرہ کو بدل ڈالتے تھے، پورے جائیں کہ مسلمان اتنی بڑی تعداد میں اس ملک میں اور ادیبوں کو، قائدین کو، سماجی کارکنوں پورے شہر مسلمان ہو گئے، لوگوں کی غفلت خواہ کتنی ہوں، اور وہ ارشاد نہ سکیں، اللہ عالم الغیب اور دوسرے لوگوں کو تھامنا اور مشکل ہو جائے ہی بڑھی ہوئی ہو، اور ان کے اندر کتنی ہی مال کی لائی داشہادت ہے اور خالق فطرت ہے وہ فرماء رہا ہے کہ:- آج ایسا دیکھنے کو کیوں نہیں مل رہا ہے

لے ہے کہ ہماری زندگی اسلامی سانچے میں ڈھلی نہیں اور نہ ان کا کوئی اشیائی رہنے دیا جائے، اس اجتماعی طور پر بھی، قاتولی طور پر بھی، جو لوگ عربی زبان ہے، ہمارے عقائد بھی صحیح ہونے چاہئیں، ہمارے اجنبی سمجھ سکتے ہیں کہ ”کتنے“ کا کہہ کتنا جانتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ”کتنے“ کا کہہ کتنا معاملات بھی صحیح ہونے چاہئیں ہمارے ”اہداف“ ان دوسرے ملکوں میں اسلام باقی ہے، اور اپنے اور زندگی کے نشانے بھی صحیح ہونے چاہئیں، اور مختلف میں بھی اسلام کے پھیلنے کی خبریں آرہی ہیں، آپ ہونے چاہئیں، ممتاز ہونے چاہئیں، کہ یہاں راست زمینی مسافت دیکھئے، زمانی مسافت دیکھیں، زبان کا میں سڑک و گلی میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس سے فرق دیکھیں، تربیت کا فرق دیکھیں تو زمین و آسمان کا لوگ ٹھوکر کھائیں، اور پہلے تو یہاں وہ چیز پڑی ہوئی تھی، جس سے ٹھوکر لگ سکتی تھی، وہ اب نہیں ہے، ضرور یہاں سے کوئی مسلمان گزر رہے، اسی طرح کوئی مصیبت زدہ ہے، اور کوئی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا، کسی کو اس کی فکر نہیں، اگر توجہ کی یا فکر رکھی تو وہ مسلمان جو حق ہے وہ، مردوں کا جو حق ہے وہ، بیوی کا شوہر پر، شوہر کا بیوی پر جو حق ہے وہ، پڑوی کا جو حق ہے وہ، محلہ مسلمان گزر رہے، مال کی محبت دوسروں کے مقابلہ ان تو اس مجمع کو کہتے ہیں جو بات سن رہا ہے کہ یہ بھی کافی تعلیمات پر عمل کرنے لگ جائیں۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہت کم ہو، جو بعض اندر کی کمزوریاں اور خامیاں ہوتی ہیں، ان میں کھلا ہوا فرق ہوتا چاہئے، اور نفسانی

خواہشات اور خود غرضی اور حرص وہوس جیسی دوسری یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسلام میں (اللہ کے کمزوریوں میں بھی نمایاں فرق ہوتا چاہتے ہیں، یہ کہہ دینا اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے اندر شان سامنے سر جھکا دینے میں) پورے کے پورے داخل کافی ہو کہ یہ مسلمان ہے۔ امتیازی پیدا فرمادے گا۔ اور فرماتا ہے:-

آپ تاریخ میں پڑھیں گے تو معلوم ہو گا کہ ملک ملک میں انقلاب آگیا ہے، آپ خود خیال کیجئے، کہاں یہ جزیرہ العرب جہاں سے اسلام لکلا، کہاں یورپ میں اپیں (اندلس) کا ملک جہاں ضرورت نہیں تھی، لیکن اس نے ضرورت کبھی علیکم نِعْمَتُ وَرَحْمَةٌ لَكُمْ إِلَّا إِذَا مَنَعْتُمْ ہے، اور کبھی کچھ اس کے قبھے قدرت میں ہے، اور کبھی کچھ اس کے قبھے قدرت میں ہے، میں تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر چکا ہوں، جب "ادْعُوا فِي الْمَلَكَاتِ فَرِماَتِي میں تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر چکا ہوں، تو یقہا ہر پھر "وَلَا يَتَبَعُوا عَطْوَاتَ الشَّيْطَنِ" کہنے کی لیے بطور دین کے پسند کر چکا ہوں۔

ہوئے، اور پھر جہاں کی زبان تک عربی ہو گئی ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-  
اور پورا اکاپورا ملک مسلمانوں کے ہاتھوں میں آگیا،  
”اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو دا خل میں داخل ہونے کے ساتھ اس بات کا خیال رہے کہ  
اس طرح کہاں جزرۃ العرب اور کہاں ترکی، کہاں شیطان کی بیروتی نہ ہونے پائے، اس کے نقش قدم

جزیرہ العرب اور کہاں الجزائر اور مغرب اقصیٰ پیچھے نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا ہوادشمن ہے۔“  
 (مراکش) ہم نے ان میں اکثر ممالک دیکھے ہیں، اس آیت کریمہ میں ”کافہ“ فرمایا گیا ہے، یہ بڑا ہے بلکہ تمہارے لیے اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اپین (Spain) کے سوا کہ جہاں باقاعدہ جامع لفظ ہے، اس ”کافہ“ میں سب آگیا ہے، کافہ عملی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي  
 اس کی کوشش کی گئی کہ یہ یہاں مسلمان باقی رہیں طور پر بھی، اعتقادی طور پر بھی، اخلاقی طور پر بھی رسول اللہ اسوہ حسنة لیمن کان یترحووا اللہ

# کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیح کر دیا

مولانا عبدالماجد دریابادی

بنا دینا، یہ کارنامہ ہے بے مثال اور بے شک ہماری تاریخ کا، ایک طب پر موقوف نہیں، فلسفہ اور منطق اور بیان اور خدا معلوم اور کیا کیا خاک بلا، ہم نے دوسروں ہی سے لیا، مکروں اور مشکوں، بخودوں اور بے دینوں سے لیا اور دم کے دم کیا سے کیا کر دیا!

خود نے تھے جوراہ پر، اور وہ کے ہادی بن گئے کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیح کر دیا

جو گم راہیوں کے گزہ تھے، وہی رشد و ہدایت کے مرکز بن گئے، جو راستے کا انکل اور مردہ پتھر تھا، وہ ہیرے کی چک دک کے ساتھ تھی! اور جو غصہ تھا، اسے زیادہ سے زیادہ ملکوتی بنادیا تھا۔ ایک دور وہ تھا اور ایک دور

یہ ہے کہ تہذیب جاہلی کی تجدید کے ساتھ، انسانیت کا ہر غضرہ زندگی میں تبدیل ہو گیا اور کج نظر بجائے ملکوتیت کے بھیت قرار پا گیا۔ وہی چوپائیوں کی طرح علوم کو نوج لینے، پھاڑ کھانے میں انہاک، وہی جانوروں کی طرح حیوانی خواہشوں کی سمجھیل کے بعد سورنے،

پورہنے کی عادت، وہی چرندوں اور پرندوں کی طرح دوڑ بھاگ، اچک پھاند اور اڑان کی تیزی کو حاصل ترقیات اور خلاصہ کمالات سمجھنے کی خصلت اور تھیک وہی بے ہوشی اور بے خبری اور اجنبیت فرشتوں کے نام سے، اللہ کے احکام سے، جنت کے ذکر سے، آخرت کی فکر سے!!!

☆☆☆☆☆

کی مسلمان طبیب کو تخدیج کرتے آپ نے اور ختنیں اور نذریں اس کی لڑکی ہائی دیکھا ہے، معانلح کوئی اکیلے مسلمان تھوڑے ہی جیا (Highiea) کے مندر پر چڑھائی جاتی نہیں، حکیم، ڈاکٹر، وید کے پیشے میں ہرمنہب اور تھیں۔ (انگریزی لفظ) ہائی جیں، جو علم حفظان ملت کے لوگ ہیں۔ سوال مسلمان طبیب کے صحت کے معنی میں مستعمل ہے اسی دیوی کے نام نسخے کے باب میں ہے، ہاں تو مسلمان طبیب نسخے سے مشتق ہے۔) وہاں کا طبیب اعظم بقراط تو کھنخ کو قلم اٹھاتا ہے تو شروع دوائے نہیں کرتا، دعا تو حید کے نام سے بھی شاید نا آشنا ہو۔ اور مشہور عالم، ماہر فن جالینوں شرک کے مندر کا بچاری سے کرتا ہے۔ قبل اس کے کہ نام ایک دوا کا بھی تھا۔ اس کا فرکوموں بنانا، اس مشرک سے کلمہ کھٹکے، نام دوا اور تاشیر دوا کے خالق کا لیتا ہے اور تو حید پڑھا دینا کام فرزندان اسلام کا تھا۔ اعجاز سب سے پہلے نسخے کی پیشانی پر ہو الشافی لکھتا ہے! امریف کو ساتا ہے کہ شفا کہیں میرے خود دین فطرت کا تھا! جس چیز کو چھوپا اسے ہاتھ میں نہ کھھ لیما، وہ اختیار اور قدرت میں تو کسی اپنایا، جس راستے سے گزر ہو گیا، ادھر سے خوبی اور تو حید کی آنے گی۔ جس عمل میں ہاتھ لگا دیا، اسے اور ہی کے، میں تو ایک بے لُس اور بے جان تو حید کی آنے گی۔ اس کی خواہش بنا دیا۔ نسخے ہندو اور عیسائی، یہودی اور دواؤں میں نہیں، دواؤں کے خالق میں پاری، سکھ اور جین، سب ہی لکھتے ہیں اور اپنے نزدیک خلق خدا کی خدمت کرتے رہے۔ میں خود کیا چیز ہوں جو کچھ بھی ہے میرا پروردگار ہی ہے۔ دنیا پر اعلان کرتا ہے کہ شفا کسی ہیں۔ مسلمان کے قلم نے اس تخدیج کی کوئی دیوی دیوتا کے بس میں نہیں، ان کے، ان کے راست خالق اکبر کی عبادت بنادیا!

اشخاص میں، افراد میں انقلاب پیدا ہوتے سب ہی نے دیکھا ہے۔ جماعتوں، گروہوں، دنیار کے ہاتھ میں ہیں، صرف ایک مالک و مولیٰ، قادر طب کو طب "یونانی" کہتے ہیں اور یونان طبقوں تک کی بھی بھی کایا پلٹ ہو جاتی ہے، لیکن علم و ادب کا نقطہ نظر بدلت دینا، فتوں و صنائع کا معلوم ہے کہ دین داروں اور متقيوں کی نہیں، مشکوں اور بت پرستوں کی بستی تھی۔ وہاں تو پوچھت و شفакے کے علویات کا رنگ دے دینا، فرشی کو عرضی سفلیات کو علویات کا رنگ دے دینا،

سلت، وہ ہے فرقان کہ آپ کی زندگی میں ایک فرقان ہونا چاہئے، جو دیکھے کہے کہ یہ مسلمان ہے، یہ مسلمان کا کام نہیں، صدھا نہیں ہزارہا واقعات ہیں تاریخ نہیں، کہ مسلمانوں نے وہ کیا جو کوئی نہیں کر سکتا تھا کہ اسی بھی کوئی قربانی ہو سکتی ہے، ایسی بھی کوئی ہمت کر سکتا ہے، ایسا بھی کوئی ایجاد کر سکتا ہے، لیکن مسلمان نے ابجیر (راجستان) آئے اور لاکھوں کی تعداد میں کیا، تاریخ میں سب موجود ہے، یہ ریکارڈ ہے جو ہسٹری (تاریخ) میں محفوظ ہے، مسلمانوں کے مابہ الامتیاز بلکہ ممتاز اور معیاری طرزِ عمل سے لوگ ہزارہا ہزار کی تعداد میں مسلمان ہوئے ہیں، تاریخ میں آپ پڑھیں، مسلمان نے فتح پانے کے باوجود کیسے رحم کا سلوک کیا، کیسی انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کیا، کہ لوگ جو قدر جو فرقان، وہی صورت پیدا ہو جائے نے کہا کہ ہم کو مسلمان کر لیجئے، جو لڑنے آئے تھے وہ قدموں پر گرے اور اسلام قبول کیا۔

بس ہمیں اپنی زندگی اسی بنا لئی چاہئے کہ "یجعل لکم فرقان"، وہی صورت پیدا ہو جائے کہ خدا شان اعیازی پیدا کر دے گا، الکلیان اخیں گی، کان کھڑے ہوں گے، آنکھیں کھلیں گی، اسی ادارے، اور نہ ہی سیاسی پارٹیاں، نہ دولت مدد اس کو خرید سکتے ہیں، اور نہ کوئی حسن و جمال اور نہ ہی عزت و کمال، کوئی اسے خرید سکتے ہیں، نہ سیاسی ادارے، اور نہ ہی سیاسی پارٹیاں، نہ دلکشی کر دے سکتے، نہ حکومت اس کو خرید سکتے ہیں، اسیکارے ہوں گے، اس سے بڑھ کر کہ لوگ قدموں پر گرے کرنے والا ان کا پیدا کرنے والا ان کو خرید چکا، جس نے ان کو دین کی نعمتیں عطا کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

*"إِنَّ اللَّهَ اَشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْحَيَاةُ"۔* کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خواہشات یہ ہیں، اس کے احساسات یہ ہیں، مونوں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے جنت کے عوض میں۔

ہونا چاہئے یہ پیغام لے کر یہاں سے جائے۔

اب اس کے بعد نہ کوئی طاقت نہ کوئی منفعت مزید اس وقت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بھحتا، اور کوئی بھی ان کو خرید نہیں سکتا، یہ کیمرٹر ہونا چاہئے جماعتِ تبلیغ کے جو اصول ہیں، بنیادی نکات ہیں، زندگیوں میں انقلاب آجائے، یہ ظلم و اندر ہر مسلمانوں کا، اگر آج یہ ہوتا تو پورا ملک مسلمانوں کے، اس پر بھکھنا نہیں کہ اس پر بہت کہا جا چکا ہے، اور جو رہ گیا ہو گا وہ بھی کہہ دیا جائے گا، ہم نے وہیں سے محبت کرنے والا، ان کے لیے جان دینے والا، اور جہاں کہیں ایسا ہوا، اسی طرح ہوا، کہ لوگوں نے یہاں کاریں چاہئے، ان کے یہاں اصول پسندی ہے، خدا ترسی ہے، ان میں آخرت شناسی ہے، حقیقت شناسی ہے، اور آج جو اسلام باقی ہے، ایک کھلا ہوا فرق ہونا چاہئے، جس کے لیے قرآن حکیم کے لفظ سے بڑھ کر کوئی دوسرا بیخ لفظ ہوئی نہیں احترام پیدا ہو۔.....(باقیہ صفحہ ۱۱ پر)

وَالْجِئْمُ الْأَجْيَرْ" کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پورا نمونہ موجود ہے۔ ایک فرد چلا گیا ایک کونہ میں ہزاروں لاکھوں کے مسلمانوں نے وہ کیا جو کوئی نہیں کر سکتا تھا کہ اسی لوگ مسلمان ہو گئے، دورہ جائیے ہندوستان ہی بھی کوئی قربانی ہو سکتی ہے، ایسی بھی کوئی ہمت کر سکتا ہے، ایسا بھی کوئی ایجاد کر سکتا ہے، لیکن مسلمان نے کوئی خیریہ کرنے کے لیے مسلمان کی تعداد میں شہر، سب کا سب مہاجر ہو، اور بھی پراڑ ہو، لوگ کہیں کہ مسلمان کی زندگی کچھ اور ہوتی ہے، جہاں لوگ کہ مسلمان ہوئے۔ اسی طریقہ سے امیر کبیر سید علی ہدایت شیری گئے اور وہاں کی اکثریت نے اسلام قبول کیا، ایسی ہیں جو ایسی ہیں، اور جہاں لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں، وہاں یہ ثابت قدم رہتا ہے، جہاں دوسرے ضمیر فروشی کرتے ہیں، وہاں یہ مسلمان بکا نہیں اور اسے کوئی خرید نہیں سکتا، نہ حکومت اس کو خرید سکتی ہے، سیاسی ادارے، اور نہ ہی سیاسی پارٹیاں، نہ دولت مدد اس کو خرید سکتے ہیں، اور نہ کوئی حسن و جمال اور نہ ہی عزت و کمال، کوئی اسے خرید سکتے ہیں، نہ سیاسی ادارے، اور نہ ہی سیاسی پارٹیاں، نہ دلکشی کر دے سکتے، نہ حکومت اس کو خرید سکتے ہیں، اسیکارے ہوں گے، اس سے بڑھ کر کہ لوگ قدموں پر گرے کرنے والا ان کا پیدا کرنے والا ان کو خرید چکا، جس نے ان کو دین کی نعمتیں عطا کی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

*"إِنَّ اللَّهَ اَشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنفُسَهُمْ*

*وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْحَيَاةُ"*

کہ اللہ تعالیٰ نے

اس کی خواہشات یہ ہیں، اس کے معیار یہ ہیں، یہ

ہونا چاہئے یہ پیغام لے کر یہاں سے جائے۔

زندگی اس وقت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بھحتا،

اور کوئی بھی ان کو خرید نہیں سکتا، یہ کیمرٹر ہونا چاہئے

جماعتِ تبلیغ کے جو اصول ہیں، بنیادی نکات ہیں،

زندگیوں میں انقلاب آجائے، یہ ظلم و اندر ہر

اس پر بھی کچھ کہنا نہیں کہ اس پر بہت کہا جا چکا ہے،

اور جو رہ گیا ہو گا وہ بھی کہہ دیا جائے گا، ہم نے وہیں

سے سیکھا ہے، آپ بھی وہی سے سیکھ رہے ہیں، لیکن

اور جہاں کہیں ایسا ہوا، اسی طرح ہوا، کہ لوگوں نے

یہاں کاریں چاہئے، ان کے یہاں اصول

پسندی ہے، خدا ترسی ہے، ان میں آخرت شناسی

ہے، حقیقت شناسی ہے، اور آج جو اسلام باقی ہے،

ایک کھلا ہوا فرق ہونا چاہئے، جس کے لیے قرآن

حکیم کے لفظ سے بڑھ کر کوئی دوسرا بیخ لفظ ہوئی نہیں

احترام پیدا ہو۔.....(باقیہ صفحہ ۱۱ پر)

## دعوت کام امت مسلمہ کے تحفظ و بقا کا ضامن

حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی

ڈھیلا پڑا اور کم ہوا یا متروک ہوا وہاں اسی کے اعتبار سے مسلمانوں کی عزت و مقام کا حال بنا۔

اندلس جو ایک جنت ارضی کے مانند تھا، اور جہاں مسلمانوں کی علمی و دعویٰ ترقی اس معیار کو

چھپنی تھی کہ اس وقت کی ساری دنیا اس کو دیکھ کر مرعوب و مناہر تھی اور پورپ کی موجودہ علمی و مادی

ترقیات کا آغاز وہیں کی خوشی چینی سے ہوا، جس کو تمام ماهرین تاریخ علم و تمدن مانتے ہیں، وہاں

کے مسلمانوں نے سب کچھ کیا تھا، لیکن دعویٰ فریضہ سبقہ امتوں میں انہیاً علیهم السلام کے بھیجے جانے کا

"تم واقعتاً بہترین امت ہو جو لوگوں یعنی سب انسانوں کے لیے بھیجی گئی ہو۔ تم اچھی بات کا انجام دینے میں کمی کی تھی، چنانچہ وہاں آخر تک

حکم دیتے ہو اور بری بات سے منع کرتے ہو اور اللہ اپنی چھوٹی تعداد میں رہے اور جب اکثریت

واقفیت کے اصول کے دائرہ اثر میں آئے تو اولاً پر ایمان رکھتے ہو۔"

اس آیت میں قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس مجبور و مقصود ہوئے پھر بالآخر ملک سے بھرت کرنا

کام پر امت کے افراد کو باقاعدہ مامور کیا گیا ہے نیز پڑی۔ لیکن بر صیری ہندوپاک میں اگرچہ اندلس ہی

کی طرح مسلمانوں کی حکومت سات سو سال رہی فرمایا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور فرمایا تم بہترین بعد نبیوں کا بھیجا جانا موقوف کیا گیا اور وہ کام جو پے

امت ہو اور تمام انسانوں کے لیے مامور کئے گئے ہو، اور یہاں حکمرانوں نے عموم کو اپنا ہم نواہ بنا کے درپے نی بھیج کر کرایا جاتا تھا، اس کی ذمہ داری اس سے ظاہر ہوا کہ اس کام پر امت کا مامور ہوتا،

لیے طرح طرح کے سیکور طریقے بھی اختیار کئے چھر بہترین جماعت دامت ہونا، پھر ایمان کی صفت حتیٰ کہ بعض بادشاہوں نے یہاں اکثریتی عموم کے

سے باقاعدہ متصف ہوتا تھا خاص پہلو ہیں جن مشرکانہ مذہب کی متعدد باتوں کو اسلام میں ملکر کو نہیاں فرمایا گیا ہے۔

یہ وہ ذمہ داری ہے جو امت محمدیہ کے لیے تختہ اسی دین کے اندر ہوتا تھا لہذا اس کے لیے اب آپ امتیاز ہے، لیکن یہ اسی وقت صحیح اور مطابق واقعہ ہوگا

جب مسلمان اپنی ذمہ داری کو پورا کریں اور یہ ذمہ داری دینی دعوت کے کام کے انجام دینے کی تھی، تو اسی قدر دنی کے آج یہ ہے کہ خوب گالیاں مل رہی ہیں اور مسلمان بادشاہوں کو ہندوؤں پر ظلم و تحدی کا مرکب بتایا جا رہا ہے۔

میں یہ کام کسی نہ کسی مقدار میں انجام دیا جاتا رہا ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہاں اندلس کے

بس فرق اگر کوئی ملے گا تو اس کی کمی و بیشی کا اور قدر آئی کریں اور سبی لگ کا میاب ہوں گے۔ ( سورہ آل عمران: ۱۰۳)

اور فرمایا:

"کُتُمْ حَبَرَمَةً أُخْرِجَتِ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ" ہوتی رہی ہے، چنانچہ جب اور جہاں دعوت کا کام

کی برکت ہے کہ اس بر صیرمیں مسلمانوں کی اچھی جن سے علم و دین کی شعائیں قریب و دور چھلتی رہی ملتے اور بے غرض رویہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اسی پریشان ہے اور دینی و علمی کام ہے اور انہی کی ہیں حتیٰ کہ ان کا فیض بر صیر سے نکل کر ایشیا کے شامی کا نتیجہ ہے کہ ان کے کام کے اثرات بھی اب کو شوں کا نتیجہ ہے کہ جب کہ اس بر صیرمیں باہر دوستی و مشرق ملکوں تک پہنچتا رہا ہے اور امام غیر معمولی ظاہر ہو رہے ہیں، نہ معلوم کتنا ایسے افراد سے آنے والے مسلمانوں کی تعداد کل ملک رکھا جائیں اسلامیہ کے علوم دینیہ و ثقافتی میں ان مسلمانوں کا ہزار سے زیادہ نہیں بنتی لیکن ان کی اب اس بر صیرمیں تعداد جائیں پیالیس کروڑ ہے۔ ۱۳-۱۴ء مسلمانوں کی اصل امتیازی خصوصیت بھا و ترقی سے دعوت کا اثر قبول کرنے کے بعد نہ صرف یہ کہ نہایت کروڑ ہندوستان میں ۲۶-۲۷ کروڑ پاکستان و بنگلہ صاحب مسلمان بنے، بلکہ بہت اور منہک داعی دیش میں یعنی باہر سے آنے والوں کو دیکھتے ہوئے دیش میں یعنی باہر سے آنے والوں کو دیکھتے ہوئے ہو گی وہ نقصان کا باعث ہو گی۔

ایک اور دس ہزار کا فرق رکھتی ہے یعنی ایک آدمی جبارہ پکے ہیں وہ اب دیکھنے میں مولوی ملاؤں اور عملی اگر باہر سے آیا ہوا ہو گا تو ۹۹ ہزار ۹ سو ۹۹ یہیں اسی دعوت کے کام میں اب بھی مسلمانوں کی ایک تعداد طور پر دینی زندگی میں سرشار نظر آتے ہیں۔ ملک کے ہیں ان میں سے کچھ تو وہ ہوں گے مصروف ہے۔ ان کے میدان عمل اور طریقہ کار اور اللہ تعالیٰ کے حکم دعوت کی تحریک کا، اللہ تعالیٰ نے چاہا جو باہر سے آنے والوں کی نسل سے ہیں لیکن میں تنواع ہے، ان کے ذریعہ دین کے تعارف، اکثر ویژتوں وہ لوگ ہیں جو اسلام کی محبت و انسانیت ایمان و عمل صالح کی تلقین کا کام انجام دیا جا رہا ہے، تو دعوت کی یہ کوشش جو بے غرض طریقہ سے کی نوازی کی اداوں کو دیکھ کر حلقوں گوش اسلام ہونے اس میں سے زیادہ و سچ اور عوامی کام جماعت تبلیغ کا جاری ہیں، خواہ جماعت تبلیغ کی ہوں خواہ دوسری دعویٰ والوں کی اولاد ہیں، دین کے علمبرداروں ہے جو شہروں، دیہاتوں اور کورڈہ سے کورڈہ مقام تک اور داعیوں کی بے غرض کوششوں کے اثر سے آج پہنچا ہوا ہے، ملک سے باہر دنیا کے پیشہ ملکوں تک اس بر صیرمیں مسجدوں کی تعداد لاکھوں کی ہو چکی ستر کر کے اس کے داعی کوچھ ہیں، خود اپنا خرچ کم اس امت کے بھا و تحفظ کا ذریعہ بابت ہوں گی۔ ہے، اور مدرسے و مکاتب ہزاروں کی تعداد میں ہیں کرتے ہیں، محبت و ہمدردی کے ساتھ لوگوں سے ☆☆☆☆☆

(باقیہ صفحہ ۸ رکا)..... یہاں مجھے صرف بھی کہنا ہے اور اسی پربات ختم کرنی ہے کہ آپ یہاں سے یہ ہمدردیاں کر کے جائیے اور جانے سے پہلے یہ طے کر لیں اور تھیہ کر لیں کہ ہم کو اب اپنی زندگی ایسی بنائی ہے کہ نہایں اسخیں، انکیاں اسخیں بلکہ قدم اسخیں کہ ان کی طرف چلو، ان سے سکھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ، جب جا کر انشاء اللہ یہ رویہ ہمارا ہر طرح سے انقلاب ایکنیز ہو گا، ہر طرح سے مبارک ہو گا، وہ یوں بھی مبارک ہے، اور نہایت مبارک ہے، یہ معمولی بات نہیں ہے کہ اللہ کے نام پر اور دین کی دعوت پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو جائیں، ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور فخر کرتے ہیں، دارالعلوم ندوہ العلماء کے بانشوں کی روح خوش ہو رہی ہو گی کہ آج یہاں اتنا بڑا اجتماع ہو رہا ہے لیکن اس کے ساتھ اس کی بڑی ضرورت ہے کہ آپ کی زندگیوں میں انقلاب آئے، اور یہ انقلاب لازم نہ ہو بلکہ متعدد ہو کر کے لوگ متاثر ہوں، عقائد کے اعتبار سے بھی، اخلاق کے اعتبار سے بھی، اعمال کے اعتبار سے بھی، معاملات کے اعتبار سے بھی، ارادوں کے اعتبار سے بھی، اور کوششوں کے اعتبار سے بھی، اور ہر طرح سے آپ کی زندگی سب کے لیے مشعل راہ بنے، اور دعوت اسلام کا کام دے، مقتا طیں کا کام دے، اور مقتا طیں کی حیثیت ہی کیا ہے؟ اگر وہ لوہے کو کھینچ سکتا ہے تو کیا مسلمان کسی قوم کو، کسی آبادی کو کھینچ نہیں سکتا، سیڑوں مقتا طیں ایک مسلمان کے ایمان پر فدا ہیں، اگر مسلمان میں اتنی طاقت نہیں، ان میں مقتا طیں نہیں تو ہونی چاہئے، مقتا طیں بھی ضروری ہے، جاذبیت ہوئی چاہئے، اللہ ہمیں اور آپ کو توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆☆☆☆

## محبت کا پیغام عصر حاضر کے نام

مولانا سید محمد الحسینی

کیے زہر میلے سانپ اور پچھوپاں لئے ہیں، تم نے  
اپنے سارے وجود، اور اپنی زندگی بھر کی غلطیں  
ای دل میں ڈال رکھی ہیں، نجاست کی کون ہی قسم  
ہے جس سے تم نے اپنے دل کو خالی چھوڑا

ہے، معصیت اور غیر اللہ سے محبت کی کون ہی  
آلودگی ہے جس سے تمہارا دل حفظ ہے، ظلم کی ۰

کون ہی صفت ہے جو تم نے اس پر روانیں رکھی؟!

کہ بکوئے مے خروشان دو ہزار جسم بجاے  
لیکن ان تمام اوصاف کے ساتھ وہ اس قدر

غور ہے کہ کسی دوسرے کا سایہ اور کسی دوسرے  
کے اندر سب سے بخشنی، سب سے بیتھنی اور سب

خیال کا شاپنگ بھی اس کو گوارا نہیں، وہ صرف اس  
سے زیادہ تازگی چڑھ دیتی ہے، اور اس دل کا گورہ

یک دن اور اس کا سچ گرامیہ محبت ہے۔

درخمن کائنات کو دم کردیم نگاہ

یک دنہ محبت است باقی ہے کاہ  
یہ دنہ محبت نہ ہو تو سارا وجود استخوان

وپوسٹ اور یہ ساری کائنات گھاس اور پھنس کا  
ایک ڈھیر ہے، اس محبت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ

دو محبوب ایک لمحے کے لیے بھی گوارا نہیں کر سکتی، وہ  
ایک سے آشنا ہو کر سارے عالم سے نا آشنا ہو جاتی

تھہارے ہاتھ بظاہر خدا کے سامنے بندھے  
ہوتے تھے، لیکن تمہارے تصور میں کسی اور دبار کا

نقشہ ہوتا تھا، مسجد کی یوسیدہ چنائی کو دیکھ کر ایرانی  
قالین، اور جدید طرز کے صوفہ سیٹ کی یاد تمہارے

اور جب آتی ہے تو اس طرح آتی ہے کہ دل

ہوتے چکیاں لیتی تھی۔

تم نے اپنے اقتدار کی ہوں اور حب جاہ میں

کتنے حقوق کو پامال کیا، کتنے محروم اور بے گناہ  
بھی نہیں پہنچ پاتا، اور اگر بھی ایسا ہوتا ہے تو

”ابتعث شہاب میں“ کا جلوہ نظر آتا ہے اور ”ان  
فریب دیئے، اور اپنے بھائیوں کو کتنے دن اس

فریب میں جلتا رکھا، تم نے اپنے فرش کے کتنے  
مقاطعوں کو حقیقت سمجھا، اور اپنی آنکھیں بند کر کے

ہمارے لیے اس غیر و خود دار محبت کا پیام

اس کے پیچے پیچے چلتے رہے، یہاں تک کہ اس

نے تم کو کسی ایسے مزبلہ میں لا کر چھوڑ دیا جہاں سے

وپس ہونے کا راستہ تم کو معلوم نہیں، اور کوئی حقیقی  
فضل، اور ہزار تاج و کلاہ سے بہتر ہے۔

کہ بڑے خود شہاب زمیں گدا پیاے  
دل میں کیسے کیے ناپاک کتے اور سور، اور کیسے

ہزاروں خواہشیں الکی کہ ہر خواہش پدم لٹکے  
کہ اس کے لیے تمہیں کسی محبت اور طلب کی  
بہت لٹکے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم لٹکے  
پھر تم غور کر کر تم نے اپنی زندگی کی کتنی حسین  
و حقیقی ساعتیں اپنے مجازی خداوں، اور اپنے  
خود ساختہ آقاوں کی نذر کی ہیں، تم نے اپنے  
صاف کرنا ہوگا، تمہیں دل پر پھر رکھنے ہوں گے،  
اوپر بعض اوقات پہنچ پر بھی پھر باندھنے ہوں گے،  
کیسے عظیم جذبات ان حیرت و محکمہ خیز چیزوں پر  
نفس کے گلے پر جیتے ہی چھری پھری ہو گی اور قدم  
ضائع کے ہیں جن کو یاد کر کے آج شاید تم کو بھی بھی  
قدم پر اپنی مخالفت کرنی پڑے گی، اس کی ہر ترقی  
آتی ہو گی اور رونا بھی۔

تم نے اپنے دل کے لیے کتنے بت ترا شے  
بیدا کرنی ہو گی، اور بھی خوشی یا رور و کران محبوب  
اور توڑے، کتنے محبوب پسند کے اور پچھوڑے، کن  
چیزوں کا فراق گوارا کرنا ہو گا جو زندگی بھر جا رے  
کن چیزوں سے دل لگایا، کن کن کن چیزوں کے لیے  
سامنہ ہیں۔

آن سو بھائے، کن آرزوؤں اور تمناؤں میں اپنی  
ساری عمر گتوانی، کن ٹھیکروں اور چھوڑوں کے لیے تم  
صرف سکی ہے اور جنون کی شوریدہ سری اور بھی طلب  
جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کی کون ہی شکل اور شبیہ  
نے بے تکلف نذرانہ دل پیش کیا، کن وفق  
کی بے تابی اور بر قوشی اس راہ کی سب سے پہلی شرط  
اور حیرت نہ توں کے لیے تم نے اپنا سارا اٹا شداؤں پر  
اور اس ”دیوانِ عشق“ کا سب پہلا سبق ہے۔

لگادیا، تم نے اپنے نفس کی ادنیٰ خواہش اور طفلان  
تحریک پر بھی کیسی آنے والی نعمتوں اور سرفرازیوں  
آمناً وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ، وَلَقَدْ فَتَنَ الظَّنِينَ مِنْ  
قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمُنَ اللَّهُ الَّذِينَ صَنَعُوا وَلَيَعْلَمُنَ  
کو تھکر دیا۔

یک لحظہ غالباً یودہ امام صد سالہ راہم دور شد  
اور پھولوں کی آس لگائے بیٹھے ہو، تم نے اپنے دل  
(کیا لوگ بحث ہیں کہ ان کو یونی چھوڑ دیا،  
تم نے ہر آواز پر بلیک کہا، ہر نسخہ کو آزمایا،  
کے سارے دروازے مقفل کر دیئے ہیں اور صرف  
جائے گا، کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے  
ہر عطاوار و رشم حکیم کی بات مان لی، نفس کے ہر اشارہ  
ایک دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے، اور وہ ہے نفسانی  
کی تکمیل اپنا مقدس فرض سمجھا اور اس کے لیے اپنے  
خواہشات کی تکمیل کا دریغ صرف کئے، اپنی حقیقی روپیہ  
عزیز اوقات بے دریغ صرف لپکتے ہو جیسے وہی تمہارا  
کہا، اور اس نے جھوٹ کہنے والوں کو بھی خوب  
پانی کی طرح بھایا، اپنی قوت فیاضی سے خرچ کی،  
سب سے بڑا ارمان اور تمہاری سب سے آخری  
اپنی ہر بخشنی صلاحیت کا دل کھول کر استعمال کیا، تو پھر  
حرست ہے، لیکن یہ ارمان نکال لینے کے بعد  
دوسرا ارمان کے ساتھ تمہارا معاملہ اس سے بھی  
کیا خدا کی خوشنودی رضاۓ الہی اور اس بارگاہ عالی  
زیادہ بولا ہوئی اور بے حقیقی کا ہوتا ہے۔

# وعوت و اصلاح کے لیے دیگر زبان میں سیکھنے کی ضرورت

مولانا سید عبداللہ حسینی ندوی

انداز سے ہوتی ہے تاکہ اس کی تلقیق اس کے ذریعہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اس کی صرفت حاصل کرے۔ رنگوں کی نیزگیاں، جلووں کی تباہیاں، زبان و بیان کی بولگوںیاں اور کمال و جمال کی دلکشی و رعنائیاں اس کا پتہ تاریخی ہیں اس کی معرفت کے مگل بانٹ رہی ہیں، مگر اس کے لئے فکر و تدبر کی گہرائی کی ضرورت ہے اور علم کا تور درکار ہے، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُلَمِّسَ قَوْمَهُ» (ترجمہ: اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی طرف اسی کی زبان زندگی کے وہ ادوار ہیں جن سے کم و بیش ہر ایک کو میں بھیجا) جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سب سے بڑے ادیب، اور قادر الکلام خطیب تھے ان کے خطبات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کلام میں کیسی کشش اور چاشنی تھی، ان کے اسلوب میں کیسی سلاست و روانی اور ان کی عبارت میں کیسی بلا کی تاثیر و حرکتگیری پائی جاتی تھی، کوئی بڑے سے بڑا ادیب اور صاحب طرز و سلوب انشاء پرداز ان کی بھسری نہیں کر سکتا، بحاج کی فصاحت و بلاغت مشہور ہے لیکن اہل نظر کو فیصلہ کرنا پڑا کہ حسن بصری فصاحت و بلاغت و حرکتگیری میں بحاج سے فائز تھے۔

**ہندی اور انگریزی کی ضرورت و اہمیت**

زبان اور لب و لمجہد کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کی زبانی شان کی جلوہ گری مختلف

ضرورت ہے، ہندی اس لئے کہ ہمارے ملک کی کی لئنی ضرورت اور اہمیت ہے، انجیا و مرسلین کو اس کا مکلف کیا گیا حالانکہ وہ تائید غیری اور فخرت خداوندی علیہ وسلم نے ڈھونی مقدمہ کے لیے دوسری زبانیں سیکھنے کا بھی حکم فرمایا۔

قدیم دعوت و عزیمت سے چند مثالیں

ہماری دعوت و اصلاح کی تاریخ اسی مثالوں سے روشن ہے، حضرت حسن بصری جو اپنے عہد کے ملکیت کی زبان سے اتنی واقفیت ضرور رفاقت و معاویت کی درخواست بارگا و خداوندی میں حال ضروری ہے کہ زبان سے اتنی توبہ ضرورت کے پیش نظر اپنے بھائی حضرت ہارون کی زبان میں مہارت و کمال پیدا کرے لیکن اتنا تو بہر ہو جائے کہ اس کو یہ اندازہ ہونے لگے کہ زبان کے مذکوری تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قبولیت سے نواز کر خلاف علاقوں، وہاں کے رہنے والوں پر کیا اثرات اہل دعوت و اصلاح کے لئے ایک معیار قائم فرمایا۔

حضرت مولیٰ نے اپنی زبان کی گردہ کشائی اور قلبی انتراج کی دعا بھی کی: «زَبَرْ اَشْرَحْ لِيْنَى ذَالاً هے، اس سے مزاج کی کیا تکھیل ہوئی ہے، غور وکر کے زاویے سے کس حد تک متاثر ہوئے ہیں صدری و بیتلی اُتری و احلل عُقدَة من لسانِ تاکہ وہ زبان کے ان فسیلی پہلووں کو سامنے رکھ کر يَفْقَهُواْ قُرْلَى» اپنے بھائی کی جو صفت بیان کی کوہہ ادیب اور صاحب طرز و سلوب انشاء پرداز ان کی مخاطب کر سکے۔ ہر زبان کا اپنا پلچر ہوتا ہے، اور اپنی زبان و ادب کے ادشاں اور فصاحت و بلاغت کے تہذیب ہوتی ہے، اپنا اندازہ ہوتا ہے جو اپنے جلو میں رمز آشنا ہیں، اور ایسے شخص کی اس میدان میں ضرورت پیش آتی ہے، ارشاد خداوندی نہ جانے کتنے واقعات، کتنے حادثات اور نکست دریخت، فتح و ظفر مدنی کے احساسات رکھتا ہے ان کو سمجھی بغیر مخاطب کرنے سے کما حقہ فائدہ نہیں فَإِذَا سَلَّمَ مَعِيَ رِذْءَ اِبْصِيلَتْنَى» (ترجمہ: اور سیرا بھائی زاہد اور سرتاش بزرگ تھے، جن کی ولایت کا سلسلہ ہارون، اس کی زبان چلتی ہے مجھ سے زیادہ، سواس کو چار داگ عالم میں چل رہا ہے جب دعوت و اصلاح پڑتی ہے، خاص طور سے اصلاحی کاموں کے لئے یہ کی مندرجہ ذکر کی میری تصدیق کرے)۔

حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ جو ایک اپنی زبان اور اپنے لب و لمجہ میں بات کرنے والا مل زبان میں ہے اور فارسی اور اردو کو اس پر تازے تو دیگر زبانوں کو اس کا پورا پورا حق ہے کہ وہ بھی حمد خداوندی کی خوبیوں سے اور مدح نبوی کے عطر سے اپنے کو مہکائیں، اس لئے دیگر زبانوں میں بھی حمد و شانے وحدہ لاشریک اور مدح و توصیف رحمۃ للعلیمین ہوئی چاہئے، تاکہ معرفت الہی کا تور اور سنت نبوی کی برکت ان کو بھی حاصل ہوتا کہ قیامت زمان میں اپنی قوم کی اصلاح کا میزبان ہوئیا اور کامیاب زندگی گزار کر سرخود ہوئے۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تبوت کا دروازہ ہند کر دیا گیا جس جائے بلکہ اس کے لب و لمجہ اور محاوروں سے بھی اسحاب دعوت و عزیمت کے ذمہ کیا گیا جو جانشنبی و افاقت حاصل کی جائے تاکہ ان کے دل پر دستک دی جائے۔ اور عمل کی گریں بھی کھوں جائے اپنے اپنے ضروری ہو گیا ہے کیوں کہ اس زبان کو ایک طرح سے بالادستی حاصل ہو گئی ہے اس کے الفاظ، جملے، اسکے ہو جاتیں، چاروں طرف ساتھ چھا جاتا اور سامنے مجاہدے اور اس کا اسلوب بھی دوسری زبانوں میں گذارے جن کی زبان بڑی صاف سحری اور قائل طرف کھنچ جاتے ہیں، دل کی دنیا بدل جاتی، زندگی داخل ہو رہا ہے، الفاظ و جملے روزمرہ کی بول چال میں قرآن مجید نے اس میدان میں اپنے امتیاز کو خوب کارخ پلٹ جاتا، بیوہ و نصاریٰ جیچ پڑتے اور اپنے مذہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے لگتے۔

ہندوستان کی تاریخ دعوت و عزیمت سے بھی میں آنے اور اس کو سر کرنے کے لئے زبان اندیز میں اور اس کو سر کرنے کے لئے زبان اندیز میں کرایک سورت بناتے ہیں نہیں ایک آیت دو بزرگوں کا نام نئے چلنے جنہوں نے اپنے قلم کی

# مولانا حافظ محبوب الرحمن از ہری

ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی ندوی

وصدق تھے، نانا مرحوم کی جسمانی یادگار میں چار لڑکیاں اور دو لاکے (محظاہر اور محظوظ) تھے، والدہ مرحومہ اپنے بہن مجاہدیں میں سب سے بڑی اور ماموں طاہر سب سے چھوٹے تھے، حضرت ماموں جان اس سلسلۃ الذہب کی آخری کڑی پر تھے، افسوس کریے کہڑی بھی نوٹ گئی۔

نانا مرحوم نے ماموں جان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ مبذول فرمائی تھی، چنانچہ ان کی ابتدائی

عربی تعلیم ہندوستان میں مکمل ہونے کے بعد ان کو مزید تعلیم کے لیے درس صولتیہ مکمل کر کے بخج دیا تھا، جہاں ماموں جان نے کئی سال قیام کر کے علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی، اس کے بعد وہ مکمل و تخصص کی غرض سے جامعہ از ہر مصر پر چلے گئے،

اور وہاں کلیے اصول الدین سے جون ۱۹۴۳ء میں فارغ ہو کر ہندوستان واپس آئے، اور فروری ۱۹۴۴ء میں دارالعلوم ندوہ العلماء میں عربی زبان و ادب کے استاذ مقرر ہوئے، یہاں تک کہ ۱۹۵۸ء میں میرا خانہ دارالعلوم ندوہ میں کاریگری ملک مدرسی خدمت انجام دینے کے بعد وہ مکمل درسہ عالیہ میں عربی ادب کے پروفیسر ہو کر چلے گئے، اور وہاں سے ۱۹۶۰ء میں وظیفہ پر سکدوں

ہوتے کے بعد سے تادم و اپنی انہوں نے اپنی زندگی ندوہ کے لیے وقف کر دی۔

بلشہ ماموں جان کو عربی زبان و ادب کا نہایت پاکیزہ ذوق اور اس کے روزوں کا ادارہ نہاد کی زیرگرانی میں درج ذیل کورس سال برائے ۱۱-۲۰۱۰ کے لیے داخلہ شروع ہو چکے ہیں:

۱) ڈی. فارما

۲) بی. فارما

۳) میک. فارما

۴) پرنسپل

۵) پرنسپل

۶) پرنسپل

۷) پرنسپل

۸) پرنسپل

۹) پرنسپل

۱۰) پرنسپل

۱۱) پرنسپل

۱۲) پرنسپل

۱۳) پرنسپل

۱۴) پرنسپل

۱۵) پرنسپل

۱۶) پرنسپل

۱۷) پرنسپل

۱۸) پرنسپل

۱۹) پرنسپل

۲۰) پرنسپل

۲۱) پرنسپل

۲۲) پرنسپل

۲۳) پرنسپل

۲۴) پرنسپل

۲۵) پرنسپل

۲۶) پرنسپل

۲۷) پرنسپل

۲۸) پرنسپل

۲۹) پرنسپل

۳۰) پرنسپل

۳۱) پرنسپل

۳۲) پرنسپل

۳۳) پرنسپل

۳۴) پرنسپل

۳۵) پرنسپل

۳۶) پرنسپل

۳۷) پرنسپل

۳۸) پرنسپل

۳۹) پرنسپل

۴۰) پرنسپل

۴۱) پرنسپل

۴۲) پرنسپل

۴۳) پرنسپل

۴۴) پرنسپل

۴۵) پرنسپل

۴۶) پرنسپل

۴۷) پرنسپل

۴۸) پرنسپل

۴۹) پرنسپل

۵۰) پرنسپل

۵۱) پرنسپل

۵۲) پرنسپل

۵۳) پرنسپل

۵۴) پرنسپل

۵۵) پرنسپل

۵۶) پرنسپل

۵۷) پرنسپل

۵۸) پرنسپل

۵۹) پرنسپل

۶۰) پرنسپل

۶۱) پرنسپل

۶۲) پرنسپل

۶۳) پرنسپل

۶۴) پرنسپل

۶۵) پرنسپل

۶۶) پرنسپل

۶۷) پرنسپل

۶۸) پرنسپل

۶۹) پرنسپل

۷۰) پرنسپل

۷۱) پرنسپل

۷۲) پرنسپل

۷۳) پرنسپل

۷۴) پرنسپل

۷۵) پرنسپل

۷۶) پرنسپل

۷۷) پرنسپل

۷۸) پرنسپل

۷۹) پرنسپل

۸۰) پرنسپل

۸۱) پرنسپل

۸۲) پرنسپل

۸۳) پرنسپل

۸۴) پرنسپل

۸۵) پرنسپل

۸۶) پرنسپل

۸۷) پرنسپل

۸۸) پرنسپل

۸۹) پرنسپل

۹۰) پرنسپل

۹۱) پرنسپل

۹۲) پرنسپل

۹۳) پرنسپل

۹۴) پرنسپل

۹۵) پرنسپل

۹۶) پرنسپل

۹۷) پرنسپل

۹۸) پرنسپل

۹۹) پرنسپل

۱۰۰) پرنسپل

۱۰۱) پرنسپل

۱۰۲) پرنسپل

۱۰۳) پرنسپل

۱۰۴) پرنسپل

۱۰۵) پرنسپل

۱۰۶) پرنسپل

۱۰۷) پرنسپل

۱۰۸) پرنسپل

۱۰۹) پرنسپل

۱۱۰) پرنسپل

۱۱۱) پرنسپل

۱۱۲) پرنسپل

۱۱۳) پرنسپل

۱۱۴) پرنسپل

۱۱۵) پرنسپل

۱۱۶) پرنسپل

۱۱۷) پرنسپل

۱۱۸) پرنسپل

۱۱۹) پرنسپل

۱۲۰) پرنسپل

۱۲۱) پرنسپل

۱۲۲) پرنسپل

۱۲۳) پرنسپل

۱۲۴) پرنسپل

۱۲۵) پرنسپل

۱۲۶) پرنسپل

۱۲۷) پرنسپل

۱۲۸) پرنسپل

۱۲۹) پرنسپل

۱۳۰) پرنسپل

۱۳۱) پرنسپل

۱۳۲) پرنسپل

۱۳۳) پرنسپل

۱۳۴) پرنسپل

۱۳۵) پرنسپل

۱۳۶) پرنسپل

۱۳۷) پرنسپل

۱۳۸) پرنسپل

۱۳۹) پرنسپل

۱۴۰) پرنسپل

۱۴۱) پرنسپل

۱۴۲) پرنسپل

۱۴۳) پرنسپل

۱۴۴) پرنسپل

۱۴۵) پرنسپل

۱۴۶) پرنسپل

## بُشْرَحَانِي شَالَقِينِ عَلَمِ كَلِيٰ إِلَيْ إِيْكِ مَثَلٌ وَ نَمُونَهُ

مولانا محمد قیصر حسین ندوی

اور ہمارے حق میں ان کے استغفار سے مجھے جو امید ہے، وہ نہ ہوتی تو بے کار ہو جاتے شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ امام احمد بن حبل صرف بُشْرَحَانِی کی محبت میں بیٹھنے اور ان کی زیارت پر اتفاق کرتے تھے۔

حسن بن یثیر رازی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حبل سے پوچھا کیا گیا کہ بُشْرَحَانِی آپ کے پاس تشریف لاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ شیخ کو مشقت میں نہ ڈالو ہم لوگ ان کی خدمت میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

امام احمد بن حبل کو جس دن ان کی وفات کی اطلاع میں تو انہوں نے کہا: آپ دنیا سے رخصت ہو گئے پوری امت میں عاصم بن عبد قیس کے علاوہ آپ کی کوئی نظر نہیں تھی۔ کاش! کہ وہ شادی کر لیتے تو ان کا معاملہ مکمل ہو جاتا، انہوں نے اپنے بعد اپنی نظر نہیں چھوڑی، انہیں پر زہر بن ابی سلمی کا شعر صادق آتا ہے۔

سعی بعدهم قوم لیدر کو ہم فلم یافعلواولم بلا موالم بالا لیعنی ان کے بعد کچھ لوگوں نے ان کے مقام و مرتبہ تک بیٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کا مقام حاصل نہیں کر سکتے نہ ان کی احن طعن کی گئی اور انہوں نے کوئی کی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں کہ ان کے شاگرد امام ابراہیم حری جو امام احمد بن حبل کے مقام و مرتبہ کے تھے، ان کی ایسی تعریف کی ہے جیسی تعریف میں نے کسی عاقل کی نہیں سنی، امام ابراہیم حری بنے کہا کہ بُشْرَحَانِی کے زیادہ کامل احتفل اور زبان کی حفاظت کرنے والا بقداد میں پیدا ہنس ہوا، آپ نے بھی بھی کسی

بُشْرَحَانِی کو عام طور سے ایک صوفی اور درویش نہیں جن میں شامل ذکر ہماد بن زید، عبید بن مبارک، عبدار الرحمن بن مهدی، مالک بن انس اور فضیل بن شیدائی تھے کہ شادی تک کاخیال نہ آیا جس کی عیاض وغیرہ ہیں۔ انہوں نے حدیث میں بڑی تاکید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی ہماری سنت و طریقہ ہے اور ایک کی جرح و تعدیل کی، ان میں سے بعض کو شفقت کہا اور بعض کو ضعیف قرار دیا پھر گوشہ نشیں ہو کر عبادت میں مشغول ہو گئے اور اس کے بعد حدیث میں نہیں بیان علماء زماں ہونے کے باوجود ان کا شادی نہ کیں، آپ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت اور کرنا حصول علم میں غیر معمولی انہاک و شوق کی وجہ پر بیزگاری میں ایک روشن مینار ہو گئے، بہت سے سے تھا بالکل ایسے ہی جیسے فروخ ابو عبد الرحمن جو علماء نے آپ کی عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ، پر بیزگاری اور زندگی کی سادگی کی تعریف کی ہے، ان عہد بناویمیہ میں اپنے گھر اپنی حاملہ اہلیہ کو تھا چھوڑ کر لکل تو ستائیں سال کے بعد واپسی ہوئی جب کہ فوجی و فوج آتے جاتے رہے گران پر چاد کا تو انہوں نے جواب دیا کہ عافت کو یاد کرتا ہوں اور اسے سالن بنالیتا ہوں۔

آپ کا سن ۲۲۷ھ میں سبھر (۷۷) سال کی تو یہی ربیعہ الرای کے علم و فضل سے آنکھیں ایسی مخفیتی ہو گئیں کہ بیان سے باہر ہے، اب طالب علم اور شائق فضل و فن بُشْرَحَانِی کے کمال علم کی تفصیل سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا استغفار اللہ میرے لیے پڑھیں اور سبق لیں۔

علماء عزاب میں امام، زاہد، عابد، متّقی، محدث، جائز ہمیں کہ میں پر بیزگاری کے بارے میں کلام نقیہ، نقیہ اور اپنے عصر کے بے مثال جلیل القدر عالم کروں اور حال یہ ہے کہ میں بغداد کا غله کھاتا ہوں، ابو الفضل بن حارث بن عبد الرحمن مروزی ثم بغدادی اس سوال کے جواب کے لائق تو بشیر بن حارث ہی یہی جواب بُشْرَحَانِی کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

آپ مرویں ۱۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد کا کھانا کھاتے ہیں۔ میں تھیم رہے اور اسی کو اپنا طن بنالیا، آپ نے بغداد حسن بن محمد امین کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد کے علماء و شیوخ کی ایک بڑی تعداد سے حدیث بن غبل کو کہتے ہوئے ہوئے سن کہ اگر بُشْرَحَانِی ہوتے، اگر ان کی عقل کو..... (بیتہ صفحہ ۲۸ پر)

تشریف لاتے تو وہ نانا مرحوم کے اسی مکان کی وقایت کے ساتھ تاحیات تشگان علم کو سیراب کرتے رہے، کی وہ عبادت نہیں کرتے کہ اس کا نامہ میں قیام فرماتے تھے، بات سے بات جو بہت منحصرِ فاقت کے بعد اللہ کو پیاری ہو گئی، ان کل رہی ہے، نانا جان مرحوم نے علامہ شبیل نعیان اور مولا نا حکیم سید عبدالجی حنی مرحوم کے ایماء سے ایک بیٹی شوتِ محبوب یادگار ہے جو محمد اللہ مظفر گرہیں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم ہے۔

پڑھتے تھے، رقم یہاں تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ اس کا نامہ خانوادہ حناظ و قراءہ کا مجمع ماموں زاد اور سارے خالوؤں بھائی حفظ قرآن کی دوست سے بہرہ رہوئے۔ فالمحمد لله جماؤ کشرا۔ ماموں جان مرحوم کلکتہ کی ملازمت سے رہنائی ہونے کے بعد اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے، اور اپنی زندگی کے باقی ایام (تقریباً تیس سال) دارالعلوم ندوہ العلماء کی خدمت میں وقف کر دیے، اس طویل مدت تدریس کے دوران ندوہ نے ماموں جان کی غایت درجہ پذیرائی اور قدر افزائی کی، ماموں جان کو حضرت مولا نا علی میاں ندوہ علیہ الرحمہ ماموں جان کے لئے صحیح معنوں میں باعث "مودۃ و سکینۃ" کے ساتھ لکھنؤ کی ہو کر رہ گئیں، مرحومہ ممانی جان نے آغاز کیا، (جونام کی متعدد تبدیلیوں کے بعد آج بھی المکتبہ الندویہ کے نام سے اپنے مؤسس اولین کی ثابت ہوئیں، اور نہایت شکر و قیامت، دفashماری یاددازہ کر رہا ہے) ان تمام نسبتوں کے باعث بھی حضرت مولا نا علی میاں ندوہ علیہ الرحمہ ماموں جان راقم سطور کو گودھلایا تھا، اس لیے رہتی عزروہ عاجز پر کو بے حد عزیز رکھتے تھے، اور ان کو ندوہ میں غیر ملکی طلبہ کی تدریس پر مامور فرمایا تھا، ایک زمانہ میں وہ دارالعلوم کے تمام رواقوں (ہاطڑ) کے گمراں اعلیٰ بھی رہے، حضرت قدس سرہ کی رحلت کے بعد ان فاعل کے نامور جانشین ناظم ندوہ العلماء استاذی اکترم حضرت مولا نا سید محمد راجح حنی ندوہ مظلہ نے بھی ماموں جان کے ساتھ بے حد عزت و نکریم اغفرلہ واجھہ رحمۃ واسعۃ۔ ان مماثل سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار ہیں، جو سب بھگا اللہ اپنے اپنے عاجز سے اس نعمت کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

ماموں جان کی کلکتہ اور ندوہ میں تدریس کی خالص مدت (۴۰) سال پر محیط ہے، اس لیے ان فضائل علمی، ورع و تقویٰ اور حکم دینی ان کے کی معنوی اولاد شار سے باہر ہے، جو ہندوپاک، سفر آخرت کے لیے زادراہ ہیں، دل سے دعا ہے کہ بنگلادیش، سنگاپور، ملیشیا اور انڈونیشیا وغیرہ جیسے ملکوں ان تمام صفات اور خوبیوں کے طفیل میں وہ معرفت میں علم کی شیخ روشن کیے ہیں اور جسمانی اولاد میں تنہ الہی کی کوثر و تفییم سے سیراب ہوں اور ان کو روت لڑکیاں اور تین لڑکے یادگار ہیں، ماموں جان کی کروٹ جنت نعیم نصیب ہو۔ اللہم اغفرلہ پہلی شادی ان کے حقیقی چیقا مولا نا عزیز الرحمن ادیب وارحمنہ و ادخلہ فسیح جناته یا ارحم (جنہوں نے ندوہ سے فراغت کے بعد خیر آباد (اوہ) الرحمین۔

شیخ سیتا پور میں بساط درس آرائست کی اور نہایت زہد دکن کا لمحہ کی پروفیسری کے زمانہ میں پونہ سے لکھنؤ

## مسجد کے آداب و حقوق

خالد فیصل مددوی

خرید و فروخت غافل نہیں کرتے ہیں۔ (سورہ نور: ۳۶-۳۷)۔ ہر کیف مساجد کے حقوق و آداب امت کو پڑے حکیمانہ انداز میں سمجھایا ہے کہ ”جنت قرآن مجید کی مختلف سورتوں (بقرہ، آل عمران، مائدہ، ”جو اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے دکھاوے کے لیے اور شہرت کے لیے مسجد بنائے اعراف، حج، توبہ، جن اور یونس) کی بہت سی جنت میں مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مسجد بنائے گا“۔ (تفسیر بنده) کے لیے جنت میں مسجد بنائے گے۔ (ترغیب) اسی بناء پر حضرات اکابرین امت نے مسجد بنائے والے کا نام، مسجد پر عنادیں قائم کر کے ان حقوق و آداب کو واضح کیا گیا کھوانے کو بھی خلوص و للہیت کے منافی اور اس سے بھی جنت میں محل کے حصول کا موجب ہے، آپ نے فرمایا ہے: ”جو قطا پرندہ کے گھونٹلے کے ہے، ان میں سے چند آداب و حقوق کتاب وست کی برادریا اس سے بھی چھوٹی مسجد صرف اللہ تعالیٰ (کی روشنی میں درج کئے جاتے ہیں۔

مسجد کے سلسلہ میں ہم مسلمانوں پر سب خوشنودی حاصل کرنے) کے لیے بنائے تو اللہ تعالیٰ سے بڑا حق یہ ہے کہ اس کی ”تعمیر و توسعہ“ کی اس بندہ کے لیے جنت میں (شامدار) مگر اللہ کے رسول کو سخت ناپسند ہے چنانچہ ایک حدیث جائے، کتاب وست میں اس حق کی ادائیگی کی بڑی شریف میں آپ نے بہت سی لیخ و موثر انداز میں تاکید اور ترغیب آئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی تعمیر کے وقت ہی اس بات کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے کہ مسجد کو توسعہ اور کشاہدہ بنایا جائے چنانچہ میں سماجی و انسانی کارشواد میں مساجد بنانے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ایک حدیث میں ہے کہ آپ حضرات انصار کے پاس سے گزرے، جو مسجد بنارہ ہے تھے تو آپ نے ہے: ”ایسے گھروں میں، جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند (تعمیر) کیا جائے اور وہاں فرمایا کہ مسجد کو ذرا وسیع اور کشاہدہ بنانا کہ تم اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے“۔ (نور: ۳۶) آیت کریمہ عرفاروں نے مسجد توبی کی تجدید و توسعہ کے وقت میں موجود ”رفع مساجد“ کا مفہوم، جموروں کے کرام (نبیت، حج، الزوارہ) لیکن مسجد کی تعمیر و توسعہ اور اس اور تابعین عظام کے نزدیک یہ ہے کہ ”مسجد میں بنائی کے بنانے میں مدد و تعاون کرنے میں حلال و پاکیزہ جائیں، نیز حضرت عکرم اور حضرت مجاهد نے فرمایا مال کا ناشریت کے نزدیک محسن ہے، چنانچہ ایک لوگ پوری احتیاط برداشت کے اس لال پلے رنگ سے ہے کہ رفع سے مراد مسجد بنانا ہے“۔ (معارف حدیث میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ”جو حلال میں اس اللہ تعالیٰ کا گھر (مسجد) بنائے تاکہ اس القرآن: ۲۲۶/۶) احادیث مبارکہ میں بھی تعمیر مکانی سے اللہ تعالیٰ کا گھر (مسجد) بنائے تاکہ اس مساجد کے سلسلہ میں بڑی تاکید اور ترغیب آئی ہے، میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے (ہمیں) جنت میں موئی اور یاقوت کا گھر بنائیں گے۔“ پائے، اس کے بال مقابل دوسری مسجد نہ بنائی جائے اپنے دیار (علاقوں اور محلوں) میں مساجد بنانے کا (بزار، ترغیب) اسی طرح تعمیر مسجد میں خلوص حکم دیا۔ (ابوداؤد) اور حضرات خلفاء راشدین ولہیت مطلوب و مقصود ہے، لہذا شہرت و ناموری (پرانی) مسجد کو نقصان نہ پہنچائے۔ (کشف) اور اکابرین صحابہ کرام سے منقول مختلف احادیث سے پہنچا بہت ضروری ہے کیوں کہ ریاضت شہرت اور نام (جاری)

پورے دین کو ڈھاندیا۔“ (تفسیر شرعاً) اور نماز کے اصل مراکز مساجد ہی میں کیوں کہ آپ ایمان لانے والوں کو پہلا حکم اپنے علاقوں اور قبیلوں میں مساجد بنانے کا ہی دیتے تھے، اور آپ نے بذات خود سفر بھرت کے دوران قباء میں چودہ دن کے منظر قیام میں ”مسجد قباء“ تعمیر فرمائی چنانچہ علامہ شبلی الحنفی رقم طراز ہیں کہ ”یہاں (قباء میں) آپ کا پہلا کام مسجد کا تعمیر کرنا تھا، حضرت کلثوم کی ایک افتادہ زمین تھی یہیں دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈالی۔“ (سیرت النبی: ۱۶۵) میرے ترجمہ: ”ان گھروں میں (مساجد) کی نسبت عرش کا طواف کرتے ہیں۔“ (قرطبی: ۱۲۶/۲) قال اللہ تعالیٰ: ”فَيَنْبُتْ أَذْنَ اللَّهِ أَذْنُ تُرْفَعْ وَيُلْدَكَرْ فِيهَا أَسْمَهُ، يُسْتَحْ لَهُ فِيهَا بِالْغَدْنَةِ مِنْ أَلْأَصَابِلِ“ (سورہ نور: ۳۶) میرے ایک گھر بناؤ اور اس کا طواف کرو جیسا کہ تم نے حضرات ملائکہ کو دیکھا کہ (آسمان میں) میرے اشتعالی نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے، اور ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے (پس ایمان والے لوگ) صح و شام (نیجوت نمازوں میں) اللہ تعالیٰ کی عبادات (نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) میں نماز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیوں کہ توحید کا كلہ پاکی بیان کرتے ہیں۔“ دین اسلام کی امتیازی تعلیم یہ ہے کہ تمام دنیا پر حکم کرنے کا ہی حکم ہے، یہ حقیقت بھی بالکل ظاہر ہے کہ اسلامی عبادات (نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) میں نماز کو سر اپا خوب و برکت کے باعث ہیں، لوگوں کی بقاء و اتحاد کے اسباب ہیں، اور رشد و ہدایت کے مراکز میں سر اپا خوب و برکت کے باعث ہیں، لوگوں کی بقاء و اتحاد کے بعد نماز قائم کرنے کا ہی حکم ہے، یہ حقیقت بہت سی سورتوں (خاص طور سے سورہ بقرہ: ۳۹، سورہ اعراف: ۴۹، اور سورہ انعام: ۷۲-۷۴) میں بیان ہوئی ہے چنانچہ ارشاد الہی ہے کہ ”آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی، اطاعت و فرمائیداری اور حسیم و رضا ہے اس کے علاوہ کوئی اور مقصود نہیں ہے، قرآن کریم میں ہے: ”میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے بیدا ہے اور انہی کی طرف سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ ہم مسجد عبادات و بندگی کا محور، ذکر و تلاوت کا منع، اور مومنین کا ملین کا مکن ہے، ارشادربانی ہے کہ: (ذاریات: ۵۲) یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور حضرت آدم کی بیداش سے دو ہزار سال پہلے دنیا کو قائم کر دیا۔ (انعام: ۷۱-۷۲) نیز احادیث میں اپنے محترم گھر ”کعبہ“ کی بنیاد فرشتوں کے ذریعہ پانی پر قائم فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ”زمیں کی بیداش سے قبل اسے (کعبہ کو) پانی کو اقامات دین سے تجیر کیا گیا ہے، آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”نمازوں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے، نماز کے اہتمام سے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے ان کے کاروبار اور ان کی کو قائم کیا اور جس نے نمازوں کو ڈھاندیا (گویا) اس نے پورے دین کی، چنانچہ حضرت عطاء اور حضرت سعید بن

# سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

لیا ہے کیا اس کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے۔  
جواب: جو فیٹ رہائش کی نیت سے خریدا گیا  
ہوا، اگرچہ اس میں ابھی رہائش اختیار کرنے کا ارادہ نہ  
ہو بلکہ مستقبل میں بچوں کے لیے لیا گیا ہو اس میں زکوٰۃ  
واجب نہیں ہوگی، فقہاء نے صراحت کی ہے کہ رہائش  
مکانات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (بخاری، ۱/۱۸۵)

سوال: اگر مسجد میں دیوار پر گھڑی لکھی ہو اور دروازہ نماز  
نمازی کی نظر گھڑی پر پڑے اور وہ تمام جان لے تو اس

سے نماز پر کوئی اثر پڑے گا کیا نماز فاسد تو نہیں ہوگی؟  
جواب: جسم سے خون اگر باہر آئے اور اتنی مقدار  
میں آئے کہ وہ بینے کی پوزیشن میں ہو تو اس سے وضو  
میں آئے کہ وہ بینے کی پوزیشن میں ہو تو اس سے وضو

کوٹ جائے گا اور اگر اتنی مقدار نہ ہو کہ بہتر سے تو اس

علیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”تمہارے بھائی صدائے نماز  
سے وضو نہیں نہیں گا۔ صاحب ہدایہ نے امام

دارقطی کی روایت نقل کی ہے کہ بہتا ہوا خون نکلنے  
سے وضو واجب ہے۔

کہے۔ (جامع ترمذی، ۱/۵۰)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اقامت کہنا موزن کا حق

ہے البتہ اگر وہ کسی وجہ سے دوسرے کو اقامت کرنے کی  
پلاسک کا ہاتھ لگا ہو تو وضو میں اس ہاتھ کو جھوٹا پڑے

گیا نہیں؟

جواب: پلاسک کے ہاتھ کا دھونا واجب نہیں ہے، روایتوں

میں اس طرح کی بھی صورتیں ملتی ہیں، امام ابو داؤد نے

ہاتھ کا کچھ حصہ باقی ہوا اس کو جھوٹا مکن ہو تو وضو

کے لیے اتنے حصہ کا دھونا ضروری ہے۔ فقہاء نے

پاؤں کے بارے میں حضرت بلال سے اذان دلوائی ہے اور

باقی ہو خواستہ انگلیوں کی مقدار سے کم ہو اس کا دھونا

واجب ہے۔ (کیری، ۲/۳۹) ظاہر بات ہے، اس کی

جب پاؤں کا کچھ حصہ تباہ کا بھی بھی حکم ہو گا۔

سوال: کیا موزن ہی اقامت کہ سکتا ہے، اگر وہ رہائش

کریں، اندازہ بھی ہے کہ تقریباً پانچ سال اس فلیٹ

میں رہتا ہے اور نہ کرایہ پر دینا ہے، یہ فلیٹ

تقریباً چھ لاکھ روپے میں خریدا گیا ہے، یہ ابھی

خودی اقامت کہنا چاہے تو یہ حق اُنمی کو ملے گا، ہاں

# کتاب الہی اور دنیا کی بے شاخت

محمد فرمان ندوی

جگہ بھی لگانے کی دنیا نہیں ہے  
یہ عبرت کی جا ہے، تماشہ نہیں ہے  
آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی چند  
روزہ ہے، سورہ نامہ (۷۴) میں فرمایا گیا: ”دنیا کا  
سودا بہت معمولی ہے، اور آخرت ہی متقویوں کے لئے

بہترین سوغات ہے، لیکن مقام افسوس ہے کہ لوگ  
اس کھوئے ملک کے حصول کے لئے سرگردان نظر آتے  
ہیں، چنانچہ سورہ بقرہ (۲۰۱) میں فرمایا گیا ہے: ”کچھ  
لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! دنیا  
کی زندگی میں ہم کو خیر کیش عنایت فرماتا ہے ایسے لوگوں کے  
لئے آخرت میں کچھ بھی نہیں ہے، اور کچھ ایسے ہیں جو  
کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! دنیا کی زندگی میں  
ہم کو غصتوں سے سرفراز فرماتا ہے اور آخرت میں بھی، اور  
جہنم کی آگ سے حفظ فرماتا ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے  
آخرت میں انعام ہے لیکن ان کے اعمال کا حصہ ہے  
اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔“

دنیا دار مادہ پرست ہوتا ہے، اس کو صرف اپنے

پیٹ کی فکردا من گیرتی ہے، اس کا اعلان ہوتا ہے کہ

روٹی، کپڑا، مکان ہی ہمارا سرمایہ ہے، وہ ناد

نوش کا بچاری ہوتا ہے، چنانچہ وہ دنیا کے بچھے دوڑھا

ہے، اور دنیا سے بھائی ہے جبکہ خدا پرست انسان

وہ دنیا نے کا قائل ہوتا ہے، اس کا اندر وہن ڈکر لیتی سے

روشن ہوتا ہے، وہ معدہ کا غلام نہیں ہوتا بلکہ اللہ کا بندہ

اور اس کے حکم کے سامنے سر اگنہہ ہوتا ہے، ایسے ہی

کے قدموں میں دنیا آ کر اپنی پیشانی رکھتی ہے اور

ذمہ دھار ہوتی ہے۔ خلیفہ راجح حضرت علی رضی اللہ

عنه دنیا کی حقیقت سے خوب واقف تھے، چنانچہ وہ

کہتے تھے کہ اے دنیا! کیا تو میرے بچھے پڑی

ہے، جل ہٹ، کسی اور کو دھوکہ دینا، مجھے معلوم ہے کہ

تیری عمر بہت مختصر ہے اور تیرے قتلے ہے شمار ہیں۔



# علم اسلام

محمد جاوید اختر ندوی

**جنوبی افریقہ کے ایک اخبار میں ایک گستاخانہ کارروائی کی اشاعت**

عوام اس ترجمہ قرآن کو اچھی طرح سمجھیں گے اور اپنی زبان کے ذریعہ اس کے معانی تک پہنچنے کی کوشش کریں گے، اور غلط معانی و مفہوم اور جو اس پوپ کی مقبولیت سے پوخت کم ہو گئی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ایک ہفتہ واری مجلہ نے عیسائیوں کے اپنے روحانی رہنماؤں اور عبادت گاہ سے شجاعیوں گے جودوسری زبانوں میں ہونے کی مسلمانوں کے جذبات کو بہتر کا دیا، اور حضرت رسول پر اعتماد کی کی وجہ تاتے ہوئے ۶۲ فیصد لوگوں نے کہا ہے جسے پیدا ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کا انتظام آخراً مامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کے چچے چوں میں بچوں کے جنسی احتصال کی وجہ سے وہ فرمائے اور یہاں کی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کو کارروائی شائع کر دیا، جس نے مسلمانوں کے دلوں کو غم اب اعتماد نہیں کر رہے ہیں، جب کہ صرف ۴۹ فیصد وغیرہ سے بھر دیا، اور ایک نئی بحث کو جنم دیدیا، اس سے نے کہا کہ یہ باقی درست نہیں ہیں، اس سے پوپ قبل بھی پوپ میں ایسے کارروائی شائع ہو چکے ہیں اور کیتوںکے چچے کی مقبولیت کم نہیں ہو گی۔

**فلسطین کو آزادی راست تسلیم کو نہ ہوگا**

اسرائیل کے وزیر دفاع ایڈورڈ براؤک نے کہا ہے کہ اسرائیل کو ہر حال میں فلسطینیوں کو حق حکمرانی کی اجازت دینا ہو گی، اسرائیل کو پسند ہو یا نہ ہو لیکن مستقبل میں فلسطین ایک الگ ریاست بنے گی، اسرائیلی وزیر دفاع نے یہ بیان اپنے ملک کے

**تاج گستاخی زبان میں دس لاکھ**

اور رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی۔

**ہر آن کوئیم کی اشاعت**

مسلمانوں کے حقوق کی محافظ چند تنظیموں نے "المجلس العالمي للشباب المسلم" اخبار کو اس طرح کے کارروائی کی اشاعت سے کے جزل سکریٹری "محمد باداہدا" نے کہا کہ باز آنے کے لیے قانونی چارہ جوئی بھی کی ہے، لیکن تاجستان کے نوجوانوں میں دین سے شغف پیدا کرنے کے لیے دس لاکھ قرآن مجید تاجستانی زبان یادگاری دن پر دیا۔

**عراق میں اب تک (4349) امریکی**

انہا پسند زایر و نای مصور کو کارروائی شائع کرنے کی میں ہماری مجلس شوریہ کر رہی ہے۔

**ہو جی ہلاک**

اجازت دیدی، اور مسلمانوں کے اخباروں کے مطابق باداہدا تاجستان کے اخباروں کے احتجاج کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

**تنظیم اسلامی کا نفرس کے ۲۵ ویں اجلاس میں وہاں عراقی جنگ میں اب تک (۳۳۹۳) امریکی کیتھولک چرچ اور پوپ بندی کیتھ**

کے صدر ایمانی رحمانی سے ملے، جو اجلاس فوجی (۱۳۷۲) امریکی شہری، (۱۳۱) صحافی اور تاجستان کے دارالحکومت میں منعقد ہوا، جس میں (۳۳۷) اعلیٰ عراقی شخصیات ہلاک ہو چکی ہیں، اس اٹلی کے باشندوں کی ایک نئی رائے شماری کرائی تمام عرب ممالک کے وزراء خارجہ شریک ہوئے، جنگ میں کل (۲۱) ارب ڈالر خرچ کے جا پچے گی جس سے اندازہ ہوا کہ پوپ بندی کیتھ سلوہوں باداہدانے کہا کہ اس بات سے صدر تاجستان بہت اور کیتوںکے چچے چوں پران کے اعتماد میں کی آئی ہے۔ خوش ہوئے، اور اس سے تاجستان کے عوام ان پہلے اور موجودہ صورت حال کا موازنہ کرتے ہوئے یہ رائے شماری ادارہ "دیموں" نے مشہور انسانی قدروں کو سمجھ سکیں گے جن کی طرف اسلام لکھا ہے کہ عراق میں اکتوبر ۲۰۰۷ء میں امریکی اخبار "لارڈ بولریکا" کے ذریعہ کرائی، پندرہ سال دعوت دیتا ہے، سکریٹری جزل نے کہا کہ ہماری مجلس فوجیوں کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار تھی جب کہ میں سے اپر کے لوگوں کو اس میں شامل کیا گیا، اس میں دس لاکھ قرآن مجید کے نئے مقامی زبان میں شائع تھے میں ۲۰۱۰ء میں یہ تعداد (۹۳) ہزار ہے۔

**مرف ۷۲ فیصد نے پوپ بندی کیتھ اور کیتوںکے ارکان کو مبارک بادی اور کہا کہ تاجستان کے**

برسون میں مکمل ہوئی ہے، اور صرفہ کا تجھیں دس میں یور و ہے۔

مرکز کے ڈائریکٹر "بیرون روکان" نے کہا کہ مرکز کا خرچ مسلمانوں کے عطا یا اور ارادوں سے ہو رہا ہے، یہ مرکز یہاں اسلام کی ترجمانی کر رہا ہے ہے جیسا کہ اس کے اندر دوسرے ممالک کے باشندوں کو جرمی زبان بھی سکھائی جاتی ہے۔

**الجذافر میں ایک قابل اعتراض کتاب کی اشاعت**

پچھے دلوں الجبراڑ میں محمد الغازوی کی "آس او محمد و المیسیح" نامی کتاب منظر عام پر آئی، جس سے ایک بحث و مباحثہ کا دروازہ کھل گیا، اس کتاب میں قرآن کریم کے ساتھ گستاخانہ سلوک کیا گیا ہے، اور یہ کتاب سیاحت کی طرف کھلم کھلا دعوت دیتی ہے اور اس سے زیادہ خطرناک بات یہ کہ کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی اصل سے تعلق رکھتے تھے۔

پچھے نامعلوم لوگوں کے ذریعہ یہ قابل اعتراض کتاب الجبراڑ کے دارالحکومت سے ۱۰۵ اکلومیٹر کی دوری پر "تیزی وزہ" نامی صوبہ میں راجح کی جاری ہے، جہاں عیسائی مشزیاں نہایت سرگرمی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ متوسط تقاضع کے ۲۲۱ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے سرورق پر ناشر کا نام نہیں ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کتاب جائز اور قانونی طریقہ سے شائع نہیں کی گئی ہے، اور اس کا مقصد مسلمانوں اور اسلام کی شیعیہ بگاڑتا ہے، اس وجہ سے مکمل خفیہ طور پر یہ کتاب عیسائی مشزیوں میں تقسیم کی جا رہی ہے۔

**مرسیلی میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر کا آغاز**

فرانس کے شہر مرسیلی میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر کی، اور مختلف دنیا بیتیں پیش کیں، مگر بس تکمیل کی تحریکیں ایک مبارک موقع پر فرانس کی ناکام رہیں، اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجدی تکمیل، جماعتوں اور مراکز کے نمائندے اور مقامی سرکاری افسران و ذمداداران شریک ہوئے۔

**جرمنی میں اسلامی مرکز اور چار مناروں والی ایک مسجد کا افتتاح**

اس مسجد کی تعمیر میں جوان شاء اللہ آئندہ سال پاپی محیل کے پیونج جائے گی ۲۲ میں یورپی تی تقریباً ۵۰ میں امریکی ذا رکی لاگت کا اندازہ ہے۔

**مسجد کا افتتاح**

مسجد کا ایک منارہ ہو گا جس کی لمبائی ۲۵ میٹر اور چار مناروں والی ایک مسجد کا افتتاح عمل میں آیا، ہزار افراد مزاوا کر سکیں گے، اس کے اندر ایک قرآن یہ مسجد جرمی کے وار الکومت "برلن" کی بڑی مدرسہ، ایک مکتبہ اور ایک ہوٹل بھی ہو گا۔

فرانس کے دوسرے سب سے بڑے شہر مرسیلی میں ۲۵ هزار مسلمان رہتے ہیں، وہ اکثر دینی مساجد کی ادائیگی گھروں، کروں، خاص مقامات اور گاڑی کھڑی کرنے کی بھجوں پر کرتے مسلمان ہتھے ہیں۔

مرکز کی مساحت پانچ ہزار مربع میٹر ہے، مسجد کو باہر سے نہیں دیکھ سکتے، تینوں منزلوں میں نمازیاں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ میں اسلام کو باہر سے نہیں دیکھ سکتے، تینوں منزلوں میں نمازیاں کس قدر تیزی سے وہاں کے باشندوں کو اپنا گردیدہ بیان ہے، ایک ہزار سے زائد نمازیوں کی تجمعات ہے، اس علاقے میں تیس ہزار سے زائد مسلمان ہتھے ہیں۔

مرکز کی مساحت پانچ ہزار مربع میٹر ہے، مسجد کو باہر سے نہیں دیکھ سکتے، تینوں منزلوں میں نمازیاں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ میں اسلام کو باہر سے نہیں دیکھ سکتے، تینوں منزلوں میں نمازیاں ہیں، مسجد قرآنی آیات اور متشق تحریروں سے مزین ہے، بیان ہے، اور وہاں کے مسلمان دینی احکامات کی پابندی کے تحت حریص ہیں، قابل ذکر بات یہ ہے، مسجد میں ایک لفٹ بھی ہے، مسجد کی تعمیر چھ تینوں میں ایک ترین سال تک اس کی تیزی کی تحریکیں ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یورپ میں اسلام کی تعمیر کا آغاز ۲۰۱۰ء میں ہو گا۔

## مسلم پرنسل لا میں معمولی ترمیم بھی ناقابل برداشت

”مسلم پرنسل لا“ کے اجلاس عام سے حضرت صدر بورڈ کا اہم خطاب

ادارہ

اور صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی ہوتا چاہئے، اس کے بغیر آخرت کی منزل ”جنت“ کا حصول ممکن نہیں، مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی اور معاملات کو پوری طرح اسلامی سانچے میں ڈھال لیں۔ مسلمان کا دین اور مسلمان کی دینادوالگ چیزیں نہیں ہیں۔

کر پابندی تو عائد نہیں کی جا رہی ہے؟ دستور رجوع کیا جائے گا، دستور نے اقلیتوں کو آئینیں اگر اجازت نہیں دیتا ہے تو ہم اس ملک میں دین کے کے حکوموں کو مانیں اور ان پر عمل ۳۰،۲۹ کے تحت اپنے لفظی اواروں کے قیام کا بغیر نہیں رہ سکتے، حکومت اور عدالت سے مطالبه کریں۔ ☆☆☆☆☆

پرنسل لا بورڈ کے استشنا کریمہ بیڑی جنگلی ایڈوکیٹ کریں گے کہ ہمیں دین پر چلنے کی اجازت دی جائے اجلاس مجلس عاملہ بودہ، جامعہ عبدالرحم قریشی نے جامع مسجد اور گل آباد کے اور پابندیاں عائد نہ کرے۔ دین کے احکام پر مکمل عمل کرنے کی اجازت دی جائے۔

ہیصلے اور تقریبیاں

علماء کرام اور پرنسل لا بورڈ کے ذمہ داران کی آباد میں ۶ رجب ۱۴۲۰ھ کو لکھنؤ اجلاس میں آل پرنسل لا بورڈ کی مجلس عاملہ کے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ خصوصی مدعوین شریک تھے، شام پانچ بجے بورڈ کے استشنا کریمہ بیڑی جنگلی ایڈوکیٹ عبدالرحم قریشی میں منعقدہ پرنسل لا بورڈ کے ذمہ داری میں ہے۔ علماء کرام اور گل آباد کے زیر اعتماد منعقد ہوا، مسجد ہال احساں کمتری میں بتتا ہوجاتے ہیں، اسلام میں عورت کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے جو اس کی کی طرف سے حالہ ترمیم کی مخالفت اور اقلیتوں کی تعلیم کے دستوری حق اور عہدیداران کی تقریبیوں کے تعلق سے مسائل آئے اور یہ سب مسائل ارکان ہو گا۔ اسلام نے خاتم کی حفاظت کی ذمہ داری دی دنوں پاریمیت نے ترمیم کی اس ترمیم کی مسلم پرنسل عاملہ کی رائے لے کر ایک ہی نشست میں حل کرنے ہے۔ حضرت مولانا نے کہا کہ آج مسلمان جن گئے۔ عہدیداران کے تعلق سے خاص باتیں رہیں کہ صرف دین کے اقدار سے دوری ہے، خوشحال اہم مشورے دیے گئے تھے ان مشوروں اور امام مولانا جلال الدین الفخر عربی امیر جماعت اسلامی ہند کو مولانا سراج الحسن صاحب سابق امیر جماعت تجاویز کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف دو گھنٹوں کے اندر پاریمیت سے احت اہم وقف ایک ہی ترمیم کو حللاں اور حرام میں تمیز کرنی ہو گی، تب ہی مسلمان کو حلال اور حرام میں تمیز کرنی ہو گی، اس کی وجہ اور پرکون زندگی کے لیے سب سے پہلے مسلمانوں کی قسم کے معاشر اور بیماریوں سے بھی محظوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر مسلمان اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت نہیں کریں گے تو دنوں جہانوں میں صرف پریشانی تارک در پورٹ نذر رقارمن کی جا رہی ہے۔

اور نقصان کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہ آئے گا۔ اگر ہم جو مسلم پرنسل لا کے خلاف جاتے ہیں، یہ فیصلے اس شریعت پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہماری شریعت میں کوئی بھی مداخلت کی جарат نہیں کر سکتا۔ حضرت مولانا صرف دو گھنٹوں میں پاریمیت سے منظور کروایا گیا نے کہا کہ ارباب حکومت مسلم پرنسل لا میں مداخلت اور ترمیمی نکات اور اس سے متعلق مفید مشوروں نے کریں عدالت کی بھی پرنسل لا میں مداخلت مسلمان کو نظر انداز کر دیا گیا، عدالتوں میں مسلم پرنسل لا کے قطی برداشت نہیں کریں گے، مسلمانوں کو چاہئے خلاف ہو رہے فیصلوں سے متعلق پریم کورٹ سے

”وقف ایک میں حالیہ ترمیم کی مسلم پرنسل لا بورڈ اس لیے مخالفت کرتا ہے کیونکہ ترمیمی ملے ہوئے ہیں کیونکہ پریم کورٹ نے چند فیصلے پرنسل لا کے خلاف دیے ہیں، عدالتوں میں ہوئے فیصلوں میں سے چند مقدمات ہائی کورٹ میں چل آتی ہے، اسلام کے کسی پہلو پر پابندی آتی ہے تو ہم اسے قبول نہیں کریں گے، پرنسل لا بورڈ اس بات پر نظر کھوئے ہے کہ کیا دین پر کسی معاملے کو لے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور ایمان کی دولت سے سرفراز کیا ہے۔ یہ اس کا احسان عظیم ہے۔ اسلام ہمیں وراحت میں ملا ہے۔ اس کی قدر واقعی ہر مسلمان باتوں سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے اور کوئی شخص پر لازم ہے۔ مسلمانوں کا مقصد حیات صرف

# دینی و تعلیمی پروگرام

محمود حسن حسني ندوی

العلوم في كمال كولم

دونوں سے نسل انسانی پھیلا دی اور پھر زمین سے  
طرح طرح کے خزانے ان کے لیے بحال دیئے  
تاکہ یہ ان چند دل سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے رب  
کا شکر ادا کریں، ساری تھیں اسی کی دی ہوئی ہیں،  
وہ پانی کو خشک کر دے تو کون کیا کر لے گا، غلہ پیدا  
کرنے کی صلاحیت زمین سے ختم کر دے تو آدمی کیا  
کر سکتا ہے اور کبھی کچھ وقت کے لیے وہ امتحان میں  
ڈالتا ہے تو حکومتوں کے بھی ہاتھ پھول جاتے  
ہیں، اور قحط پڑ جاتا ہے لیکن جب انسان اپنے رب  
کو بھولنے لگتا ہے، اور اس کا اعتماد اپنی صلاحیت پر  
زیادہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اور نبی کے  
ذریعہ ہدایت کا راستہ بتاتا ہے، اس لیے ہمیں برابر  
اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔

آدمی کی دو بڑی ضرورتیں ہیں، ایک تو صحت کی کہ اپنی زندگی سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے نہ کہ دوسروں پر بارہو، دوسری ضرورت دین کی جس کا تعلق دنیا سے بھی ہے اور آخرت سے بھی، اس کے لیے نماز، تلاوت، ذکر کو اختیار کرنا پڑتا ہے، ورق آن وحدیت کے مطابق زندگی گزارنی پڑتی ہے۔

卷之三

دارالعلوم فیک انال کولم (اوچھرا) میں دارالعلوم نیکانال کلم ایک نو خیز ادارہ مولانا عبدالشکور صاحب کے زیر انتظام کام کر رہا ہے، یہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نظام تعلیم و نصاب سے متاثر و متعلق ادارہ ہے، اور مرشد و مرلي مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسني ندوی کی یادگار میں سید حسني اکاذی بھی یہاں قائم ہے جو حضرت مفکر اسلام نور اللہ مرقدہ کی کتابوں اور رسائل کے ترجمہ اور اشاعت کا کام کر رہی ہے حضرت مولانا سید محمد رابع حسني ندوی مدظلہ یہاں تشریف لائے، اور ایک پرمغز و جامع خطاب فرمایا۔ حمد و صلوٰۃ اپنے کے دین کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے، بتائیں کہ کس طرح اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے، اور یہ بھی بتایا کہ ہر نبی نے اپنی قوم سے اللہ کی نعمتوں

کے بعد انہوں نے کہا کہ: ”اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اور آپ کو اسلام سے جوڑا ہے، اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم اسلام سے صحیح طور پر جڑے ہیں یا نہیں، اللہ کا نام اصل ہے اسی پر ساری دنیا قائم ہے، جب تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا دنیا چلتی رہے گی، اور جب ایسا نہیں ہو گا قیامت آجائے گی، اس لیے ہم سب کی یہ ذمہ داری بتتی ہے کہ ہم سب اللہ کے نام سے جڑے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات بنائی اور یہ سب لشید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان پر خوشی کا اظہار کیا، اور ان کو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین عدوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حضرت حوا کو وجود میں لاما اور بھرالا، اور انسان جو کچھ استعمال کر رہا ہے اور فائدہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب اسی کا بنایا ہوا ہے

رجوع کریں گے وہ مسلم پرشل لا کے خلاف دیئے ہوئے فیصلوں پر نظر ہانی کی خاطر پریم کورٹ سے الدین صاحب، ایک اسٹنٹ جزل سکریٹری ہے اپنے فیصلوں پر نظر ہانی کرے کیونکہ اس سے قبل رجوع کرے گا۔ ایڈ و کیٹ محمد عبدالرحیم قریشی، اور تین سکریٹریز مولانا عبدالستار شیخ، مولانا محمد ولی رحمانی، مولانا خالد سیف پریم کورٹ اپنے فیصلوں پر نظر ہانی کر چکا ہے۔

بابری مسجد سے متعلق ایڈوکیٹ قریشی نے بتا کہ بابری مسجد سے متعلق وہ کریمہنگ مقدمے الہ آباد کے بریلی کی عدالت میں اب تک صرف ۸ گواہ پیش ہوئے اس لیے مسلم پرنسپل لا بورڈ مطالبه کرتا ہے کہ اس کیس کی سماحت ہر روز کی جائے، لکھنؤ کی خصوصی عدالت میں جاری بابری مسجد مقدمہ میں سی بی آئی صحیح پیروی کرے، انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کے معاملہ میں پریم کورٹ کے فیصلوں کی خلاف ورزی ہوئی ہے، اس لیے پریم کورٹ اپنے فیصلوں سے متعلق انہوں نے بتایا کہ بورڈ نے اپنے آج کے پڑھوئی خلاف ورزی کا سخت نوٹس لے، اجلاس کی صدارت صدر بورڈ حضرت مولانا سید محمد رابع حسن ہو۔ ہر شخص کو اپنا مذہب بھی عزیز ہے اور اپنا ملک بھی، اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ امن کی قضایا بحال ہوتا ہے اس لیے مسلم پرنسپل لا بورڈ عدالتوں، ہائی ڈاکٹر کلب صادق اور مولانا فخر الدین اشرف کچھوچھوی) ایک جزل سکریٹری مولانا سید نظام کورٹ مسلم پرنسپل کے معاملہ میں دورخی رویہ ہے، دستور نے آرنسٹکل ۲۹، ۳۰ کے تحت اقلیتوں کو یہ حق دیا ہے لیکن موجودہ قانون میں دینی درس گاہ اور ہندو پاٹھ شالاؤں یا دوسرے اقلیتی مذہبی تعلیمی اداروں کے لیے کوئی محفوظ نہیں ہے، اس مسئلہ کا حل کے لیے مسلم پرنسپل لا بورڈ حکومت سے موثر نمائندگی کرے گا، اگر اس مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا تو دیگر مذہبی تعلیمی اداروں کو ساتھ لے کر ملک کیر تحریک چلانیں گے۔

مسلم پرنسپل لا بورڈ کے عہدیداروں کے تقریر سے متعلق انہوں نے بتایا کہ بورڈ نے اپنے آج کے اجلاس میں پانچ نائب صدور (مولانا سالم قاسمی، مولانا کاسعید عمری، مولانا جلال الدین عمری، ڈاکٹر کلب صادق اور مولانا فخر الدین اشرف کورٹ اور پریم کورٹ میں مسلم پرنسپل لا کے خلاف کورٹ اور پریم کورٹ میں مسلم پرنسپل لا کے خلاف

(باقیہ صفحہ ۱۹ کا) ..... پورے بغداد والوں میں تقسیم کر دی جائے تو سب کے سب خلک نہ ہو جائیں اور ان کی عقل میں ذرا بھی کمی نہیں آئے گی۔ خطیب بغدادی نے کہا کہ بشر اپنے اہل زمانہ سے زبردستی میں فائق اور عقل کی کثرت، فضل و کمال کی تمام قسموں میں، استقامت دین میں، نفس کی پاکدامنی و پاکیزگی اور فضول کلام و بکواس سے اجتناب میں ممتاز تھے، وہ بہت زیادہ حدیثوں کے حافظ تھے لیکن اپنے آپ کو روایت کے لیے تیار نہیں کیا ان سے جو کچھ سنائیں سب سل اللذ کرہتی سنائیں گیا، حافظدارقطلنی نے کہا کہ بشر بن حارث عابد، زاہد اور علم کے پہاڑ تھے صرف صحیح حدیث ہی روایت کرتے تھے۔ خطیب بغدادی اور حافظ ابن کثیر نے کہا کہ جس وقت بشر کا انتقال ہوا تو ان کے جنازہ میں پورا کا پورا بغداد شریک ہوا، جنازہ مجرکی نماز کے بعد کالا گیا اور عشاء کے بعد قبر میں اتارا گیا حالانکہ گرمی کا دن تھا جو نہایت ہردا ہوتا ہے۔

سچی بن عبد الحمید حنفی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الفضل علی بن مدینی کو بشر کے جنازہ میں دیکھا کہ وہ صحیح صحیح کر کر کہہ رہے ہیں بخدا! یہ آخرت کے مقام و شرف سے پہلے دنیا کا شرف ہے، ان کے جنازہ میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی صحیح کے وقت جنازہ نکالا گیا لیکن بھیڑ کی وجہ سے رات میں قبر میں اٹا را گیا۔ (ان کے حالات تاریخ مخداد لخطہ، جامعہ مدنیہ لدنفرڈ لائبریری، ۱۷۴۰ء)

مجھ، ج ۱، ص: ۳۲۳ اور خلاصہ الخزرجی، ج ۳۸ سے مخوذ ہیں)۔

تریۃ البنات میں راقم الحروف سے بات کرتے کو شرکت کرنی پڑی، بیت بازی کا ایک بڑا صحبت دی ہیں اور جو علم اور مال وغیرہ دیا اس سے کو کہا گیا۔ اسی مدرسہ سے منگلور کے لیے روانہ دوسروں کو وہ فائدہ نہ پہنچائے گا تو یہ بات اللہ ہوئے، مگر حضرت مولانا مذکور کا یہ قافلہ دو گھنٹے کے فرق سے الگ الگ ٹرینوں سے صبح منگلور پہنچا، منگلور میں بچوں کی تعلیم کے ایک معیاری ادارہ میں تشریف لے گئے جس کے مہتمم مولانا محمد سالم بھٹکلی ندوی ہیں اور سید بیری صاحب مالی تعاون کرتے ہیں، صفائی سترائی کاحد درجہ خیال ہے، منگلور گورنمنٹ کا شہر ہے لیکن کیرالا کے اثرات تہذیب و کلچر اور زبان پر حاوی ہیں، راستہ میں کوچیں پڑا تھا جہاں مولانا غزالی بھٹکلی ندوی (مرکز نظام الدین) کے صاحزادگان برادران سعید احمد ندوی و عمر فاروق ندوی ملنے آئے۔

جناب مولانا سید محمد واضح رشید حنی ندوی مدظلہ (معتمد تعلیم ندوہ العلماء) نے بھی جلسہ کو خطاب کیا اور کہا کہ:

کیا جس میں حضرت والا نے فرمایا:

منگلورہ

منگلور میں احسان کا لفظ آپ بہت سنتے ہیں، یہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہے، دینی علقوں میں یہ لفظ تزکیہ و تصوف کے معنی میں استعمال ہوا، تصوف کے لفظ سے رہبائیت کا مفہوم آتا ہے اس لیے اس سے ایک طبقہ چڑھنے لگا، تو احسان کی تعبیر اختیار کی گئی، ادب میں احسان کا لفظ دوسرے کے ساتھ بھلانی کرنے کے معنی میں استعمال ہوا، اچھے اور بہتر طریقہ سے کام کرنے کو بھی احسان کہتے ہیں جیسے "احسن" کا لفظ شاباش کے معنی میں مستعمل زیر انتظام تھا، وہ اور ان کا خاندان انہی حضرت علیہ الرحمہ کا مرید تھا، منگلور کے اس ساحل پر ہی ہم التقویم بنایا کر اس کے لیے اس مسئلہ کو آسان بنایا، اور مولانا جعفر مسعود صاحب برادر مرضوان کندلوری اور وہ بوجھ اٹھانے کی طاقت دے دی جو آسمان سے بہتر طریقہ سے انجام دے، احسان کی کیفیت مددی کے ساتھ گئے تھے۔

سہ ضیا، العلوم کنڈلور میں  
وُعظت

سلسلہ میں تھائی میں بلا کر اجازت دی تاکہ اصلاح  
و تربیت کا کام بھی وہ شروع کریں۔  
رات کا قیام مولانا عبدالشکور صاحب کے  
مکان پر مدرسہ سے چند قدم کے فاصلے پر رہا، لذکوں  
کی تعلیم گاہ جمدة الحنات بھی حضرت مولانا مدخلہ  
اور ان کے رفقاء تشریف لے گئے، اور حضرت نے  
دعا کرائی، یہ درستہ البنات بھی مولانا عبدالشکور  
صاحب اور ان کے رفقاء ہی چلا رہے ہیں، صحیح  
مولوی عبد اللہ ندوی کندلوری خال محترم مولانا جعفر  
صاحب اور رقم المعرف کو لے کر اپنی گئے، یہاں  
ہمیں جانے کا شوق تھا اس لیے کہ امیر المؤمنین  
حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جب ۷۵۷ رافراد  
کے ساتھ گلکتہ کے راستے سے حج کے لیے روانہ ہوئے  
تو اپنی کے ساحل پر بھی ان کا قافلہ اڑا تھا، وہ ساحل  
ویکھا اور اس سے متصل اپنی کے دریا میں کشتی سے  
سیر کی، اور وہاں کی قدیم مسجدوں میں گئے، مولانا  
عبد الشکور صاحب کے محلہ کی مسجد بھی گئے وہیں  
قبرستان میں ان کی والدہ کی قبر پر فاتحہ پڑھی،  
پھر جامد حسینیہ کا نئم کولم آئے، معلوم ہوا کہ جنین اپنی  
سے قریب تھا، کاش پہلے معلوم ہوتا تو مولانا  
عبد الرحیم متلا صاحب کی زیارت کر آتے جو وہاں  
زیر علاج ہیں ان کا بار بار فون آ رہا ہے، وہ آنے سے  
لیے روانہ ہوئے۔

زیر علاج ہیں جو اچھی لیاقت اور صلاحیت پیدا  
کریں اور دین کا علم کھا سکیں۔

زندگی کو کہتے ہیں اور جو طریقہ اللہ کا بتایا ہوا  
کوالدین (الف لام) کے ساتھ اس کے معنی  
ہو جاتے ہیں، جسے مدینہ عربی میں شہر کو اور ا  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کو کہیں کے۔

”الدین“ جب کہتے ہیں تو دین اسلام  
ہمیں مفت میں مل گیا، اس کے لیے مندن  
کرنی پڑی؟ اس لیے اس کی فکر کی ضرورت  
سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ دین کی فکر کم ہو گئی  
اس لیے کہ دین کی حقیقت سے واقفیت نہیں  
دین کی حفاظت دین پر عمل سے ہے، دین پر  
نہیں کیا جائے گا تو دین کی دولت ہمارے پاک  
نہیں رہ سکے گی، اور دین کی حفاظت کے  
تعالیٰ دوسرے لوگوں کو کھرا کر دے گا۔

دین کا علم دو طریقے سے حاصل ہوتا  
طریقہ یہ ہے کہ ضروری علم حاصل ہو جائے، عن  
عبادات کا، اور جو مسائل و احکام ہماری اپنی زند  
متعلق ہیں ان کا، دوسری طریقہ یہ ہے کہ گہرائی  
کے ساتھ علم حاصل کیا جائے، تاکہ دوسرے سے  
جودی احکام ہیں وہ ان تک ہو نچائے جائیں  
ہمارے ان مدارس میں ایسے افراد تھے  
جاتے ہیں جو اچھی لیاقت اور صلاحیت پیدا  
کریں اور دین کا علم کھا سکیں۔

سینھ صاحب نے ان کے بعد اس کو بڑی ترقی دی،  
وہ ایک بڑے کاروباری اور تاجر ہونے کے ساتھ تبلیغ  
و دعوت کے کام سے اس طرح جزے ہوئے ہیں کہ  
کویا فنا فی التبلیغ ہیں لیکن اس کے ساتھ تجارت وغیرہ  
کا کام بھی اچھی طرح سے دیکھتے ہیں، ان کی اس  
مشغولیت کو دیکھ کر آدمی کہے گا کہ ان کی ساری توانائی  
اسی میں صرف ہو رہی ہے، ان کے بیٹے مولانا  
محمد سفیان صاحب اس کے مہتمم ہیں، اور مولانا  
عبد الشکور صاحب (اپنی والے) شیخ الحدیث ہیں،  
۲۲ مرسمی کو دوپہر کا کھانا اور پھر پروگرام اسی مدرسہ میں  
تحا اور یہیں سے اگلی منزل منگلور (کرتائیک) کے  
لیے روانہ ہونا تھا، کہیں سے مولانا عبد الرحیم متلا  
صاحب کو اس کی اطلاع مل گئی، وہ یہاں سے  
سوکیلو میٹر کے فاصلہ پر کوچین میں گھنٹوں کے امراض  
کے سلسلہ میں زیر علاج ہیں اور اپنے مستقر  
زا جیا (افریقہ) سے اس کے لیے سفر کر کے آئے  
ہیں، ان کا فون آیا، حضرت مولانا سید محمد رابع حسینی  
ندوی مدخلہ کے منع کرنے کے باوجود وہ ملاقات کے  
لیے عشاء کے وقت جب کہ روانگی کا وقت قریب تھا،  
تشریف لے آئے، اور پھر کچھ دیر بعد واپس تشریف  
لے گئے، اور حضرت مولانا مدخلہ وغیرہ بھی منگلور کے

عصر بعد حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی (۱۸۹۰-۱۹۶۱)

حاصل کر نہ کر لے یا، کشش کر تے حاصل کر نہ کر لے یا،

مدرسہ سینیٹ جو باقی مدرسہ حامی ہے، اس راستے پر یہ بڑی ووں رہے ہیں،

اسلام ولی کی چیز نہیں ہے، جو معمولی پڑی ہوئی مل صاحب مرحوم کی طرف منسوب ہے اک

کی، اسلام دن کو کہتے ہیں، دن عربی میں اٹھتے۔ زیرِ سکارا لاد کوا کے تعلیمات کے لئے

مدرسہ حسینیہ صیں مدرسہ حسینیہ کیرالا کا معروف صحیح الفکر دینی و تعلیمی ادارہ ہے جس کے باñی حاجی حسن یعقوب صاحب ہیں انہوں نے ۱۹۳۸ء میں یہ مدرسہ قائم کیا، لیکن ان کے زمانہ میں مدرسہ اپنے ابتدائی مراحل میں تھا ان کے ساجزادے حاجی عبدالستار

مصنف دوائی ہو تو بھی اسی صفت کے ساتھ جو بھی کام کیا جائے اجتیاد و احسان سے کیا جائے۔  
اس سے قبل استاد درس غیاء الحلوم کندلور مفتی جیل اختر ندوی نے پاس نامہ پیش کیا، اور مولانا عبید اللہ ندوی کندلوری نے وضاحت کی کہ اس ادارہ کے سرپرست حضرت مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی مکلا اور ذکر مولانا سید سلامان حنفی ندوی ہیں۔

مدرسہ مصباح العلوم گنگوہی میں کندلور میں یہ آخری پروگرام تھا اس کے بعد حضرت مولانا مذکولہ مولانا سید محمد واصح رشید حنفی مغلد وغیرہ مدرسہ مصباح العلوم گنگوہی کے جو بھلک کے راست میں تھوڑا اندر واقع ہے، دینی و عربی تاثوی تعلیم اور حفظ کا اچھا انتظام ہے، اور اس کے تعلیمی امور کے ذمہ دار مولانا عبدالجhan ندوی (گنگوہی) استاد درس غیاء الحلوم تکمیر رائے بریلی ہیں، اور تتم مولانا محمد علی ندوی ہیں، حال حاضر مولانا سید جعفر مسعود صاحب، حاجی عبدالرزاق صاحب اور اتم المعرفت صبح سویرے گنگوہی کے تھے اور وہاں سمندر کا ایک الگ قدم کا نثارہ کیا اور اس حصہ پر بھی کے جہاں دریا کیں آکر طلتی ہیں اور سمندر میں گرتی ہیں، مولانا عبدالجhan صاحب کی عیادت بھی کرنی تھی ان کے دانت میں تکلیف خیلی اور بخار بھی آرہا تھا، شفاعة اللہ تعالیٰ وبارک فی۔

اس طرح اس سفر کا یہ مرحلہ خیریت و سلامتی سے پورا ہوا، اور بھلک پہنچ کر قلمبرانہ تناول کیا گیا، یہاں بھی ایک الگ منظر، لطف و عنایت اور محبت و تعلق کے اظہار کے وہ نمونے دیکھنے کو ملے جس کے لیے بھلک کو شہرت حاصل ہے۔ (سفر بھلک کی مفصل روادر ۲۵ صفحی کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے)۔

# MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

طیب شامما	Tayyab Shamama
شامما عابد اپشل	Shamama Abid Special
عنبر عابد	Amber Abid
مشک عنبر	Musk Amber
عطر حناء	Attar Hena
عطر گلاب	Attar Gulab
عطر کیوڑہ	Attar Keora
عطر موٹیا	Attar Motia
عطر زعفران	Attar Zafran
روح خس	Rooh Khus
جنت الفردوس	Jannatul Firdaus
مجموعہ	Majmua

Kannauj-209725 (U.P.)

Tel: 05694-234445, 234725, Fax: 234388  
Mobile: 09839208298 (Mohd. Furqan)  
E-mail: mymykannauj@yahoo.co.in

Maqbool Mian  
Jewellers

مقبول میان جو ٹیلریز

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.  
Mob: 9856069081-9919089014

Mohd. Zubair  
Mohd. Salman

Sahara  
FOOTWEAR

35, Amethi House, Near Post Office, Aminabad, Lucknow-8

0522-2618629  
09415028247  
09919091462

پروپریٹر: ولی اللہ

# ولی اللہ جو ٹیلریز WALIULLAH JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver  
& DIAMOND JEWELLERY

Mob. 9415090544, 9936672278

Phone : 0522-2627446 (S)

e-mail : waliullahjewellers@gmail.com

Jutey Wali Gali, Aminabad,  
Lucknow.



ALAUDDIN TEA  
44, Haji Building S. V. Patel Road  
Null Bazar, Mumbai-400003  
Tele: Add Cupkettle

Ph: 23460220-23468708

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned  
MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921  
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact: Mr. M. Adarsh: 9919030097  
Mr. M. Hameed: 9415757236  
Mr. Zameen: 9334736156

Phone: (022) 23418151  
(022) 2627447

دینی صیہ مردانہ ملبوبات کا مقابلہ اختیار صرف  
اعلیٰ کوئی نہیں، پس پیدا ترین فشن کے ساتھ

Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pillowers,  
Jackets, Kurta-Suits, Night Suits, Gown & T'es.

شادی یا ہو، تیار ہارا و تقریبات کے لئے شاندار ذخیرہ، تشریف لاکس قابل بحرث برائے

menmark®  
Ultimate Men's Clothing

MFG, Wholesale, Export & Retail  
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001



رسید کتب

محمود حسن حنفی ندوی

☆ نام کتاب: کشف مجلہ البُثُّ الْاسْلَامِي  
مضافات کا مجموعہ ہے، فکر اگنیز، مکونہ اور حالات کی صحیح عکاسی  
کرنے والے یہ مضافات ہیں، قیمت ۱۲۰ روپے ہے  
(۱۹۵۵ء-۲۰۰۸ء)

تالیف: سید از ہر حسین ندوی

☆ نام کتاب: المواہب الرحمانیہ فی شرح المقدمۃ الجزریہ  
ناشر: ادارہ احیاء علم و دعوت، مکتبۃ الشاہب ندوہ روڈ، لکھنؤ

مصنف: علامہ شمس الدین محمد جزری شافعی  
۳۲۸ صفحات فل سائز پر ۵۳، ۵۴ رسالہ  
شارج: قاری ہارون رشید پالپوری

سرگزشت کسی قدر کی نہیں جلد و رسالہ کی، "البُثُّ  
ناشر: الامین کتابستان، دیوبند، سہارن پور  
الاسلامی" کے نام سے یہ رسالہ ندوۃ العلماء سے  
تجوید و قراءت کے امام علامہ جزری کی اس  
کتاب کو عام فہم اور اردو داں طبقہ کے لیے عام کرنے  
کی یہ خدمت و سعادت قاری ہارون رشید صاحب  
کو حاصل ہوئی اور اس پر علمائے وقت نے اطمینان کا  
اظہار فرمایا، اور معتبر ادارہ اشاعت الامین کتابستان  
آخری رہے، اور ان کی وفات کے بعد وہی اس کے  
رسیک اخیر ہیں، اور ان کے شریک ادارت مولانا  
دیوبند سے شائع ہوئی۔

☆☆☆

☆ نام کتاب: کتب نما

تالیف: ابن الحسن عباسی  
حلقوں کے لیے سامنے آیا ہے، اعلیٰ طباعت کے  
ادارہ الفاروق کراچی، جامعہ فاروقی شاہ فیصل ٹاؤن،  
کراچی  
ساتھ، قیمت درج نہیں، البتہ صفحات اور رسالہ سے  
قارئین خود قیمت کا اندازہ کر لیں گے۔

☆☆☆

☆ نام کتاب: نوش گلریل (شجاع تلم)

تحریر: امین الدین شجاع الدین  
ترتیب: محمد ارشد ندوی  
ناشر: دارین بلڈ پو، ندوہ روڈ، لکھنؤ  
۳۲۶ صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ مضافات  
"تغیریات" لکھنؤ "بائگ رہا" لکھنؤ میں لکھے گئے  
شاریعی صیہ مردانہ ملبوبات کا مقابلہ اختیار صرف  
اعلیٰ کوئی نہیں، پس پیدا ترین فشن کے ساتھ

☆☆☆☆☆